Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 63

ہفت روزہ

بدر

BADR

The weekly

Qadian

قادیان

شمارہ 29

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

18 رمضان / 1435 ہجری 17 / وفا 1393 ہش 17 / جولائی 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره۔

جب تک ہم خود نہ مریں زندہ خدا نظر نہیں آ سکتا
خدا کے ظہور کا دن وہی ہوتا ہے کہ جب ہماری جسمانی زندگی پر موت آوے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اور سب سے پیاری دعا جو عین محل اور موقع سوال کا ہمیں سکھاتی ہے اور فطرت کے روحانی جوش کا نقشہ ہمارے سامنے رکھتی ہے وہ دعا ہے جو خدائے کریم نے اپنی پاک کتاب قرآن شریف میں یعنی سورہ فاتحہ میں ہمیں سکھائی ہے اور وہ یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ تمام پاک تعریفیں جو ہو سکتی ہیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا اور قائم رکھنے والا ہے۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ وہی خدا جو ہمارے اعمال سے پہلے ہمارے لئے رحمت کا سامان میسر کرنے والا ہے اور ہمارے اعمال کے بعد رحمت کے ساتھ جزا دینے والا ہے۔ مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ وہ خدا جو جزاء کے دن کا وہی ایک مالک ہے۔ کسی اور کو وہ دن نہیں سونپا گیا۔ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ۔ اے وہ جو ان تعریفوں کا جامع ہے ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں۔ اور ہم ہر ایک کام میں توفیق تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ اس جگہ ہم کے لفظ سے پرستش کا اقرار کرنا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ہمارے تمام قویٰ تیری پرستش میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے آستانہ پر جھکے ہوئے ہیں کیونکہ انسان باعتبار اپنے اندرونی قویٰ کے ایک جماعت اور ایک امت ہے اور اس طرح پر تمام قویٰ کا خدا کو سجدہ کرنا یہی وہ حالت ہے جس کو اسلام کہتے ہیں۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ہمیں اپنی سیدھی راہ دکھلا اور اس پر ثابت قدم کر کے ان لوگوں کی راہ دکھلا جن پر تیرا انعام و اکرام ہے۔ اور تیرے مورد فضل وکرم ہو گئے ہیں غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ ۔ اور ہمیں ان لوگوں کی راہوں سے بچا جن پر تیرا غضب ہے اور جو تجھ تک نہیں پہنچ سکے اور راہ کو بھول گئے۔ آمین۔ اے خدا! ایسا ہی کر۔

یہ آیات سمجھا رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے انعامات جو دوسرے لفظوں میں فیوض کہلاتے ہیں انہی پر نازل ہوتے ہیں جو اپنی زندگی کی خدا کی راہ میں قربانی دے کر اور اپنا تمام وجود اس کی راہ میں وقف کر کے اور اس کی رضا میں محو ہو کر پھر اس وجہ سے دعا میں لگے رہتے ہیں کہ تا جو کچھ انسان کو روحانی نعمتوں اور خدا کے قرب اور وصال اور اس کے مکالمات اور مخاطبات میں سے مل سکتا ہے وہ سب ان کو ملے اور اس دعا کے ساتھ اپنے تمام قویٰ سے عبادت بجالاتے ہیں اور گناہ سے پرہیز کرتے اور آستانہ الٰہی پر پڑے رہتے ہیں اور جہاں تک ان کے لئے ممکن ہے اپنے تئیں بدی سے بچاتے ہیں اور غضب الٰہی کی راہوں سے دور رہتے ہیں۔ سو چونکہ وہ ایک اعلیٰ ہمت اور صدق کے ساتھ خدا کو ڈھونڈتے ہیں۔ اس لئے اس کو پا لیتے ہیں اور خدئے تعالیٰ کی پاک معرفت کے پیالوں سے سیراب کئے جاتے ہیں۔ اس آیت میں جو استقامت کا ذکر فرمایا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچا اور کامل فیض جو روحانی عالم تک پہنچاتا ہے' کامل استقامت سے وابستہ ہے اور کامل استقامت سے مراد ایک ایسی حالت صدق و وفا ہے جس کو کوئی امتحان ضرر نہ پہنچا سکے۔ یعنی ایسا پیوند ہو جس کو نہ تلوار کاٹ سکے نہ آگ جلا سکے اور نہ کوئی دوسری آفت نقصان پہنچا سکے۔ عزیزوں کی موتیں اس سے علیحدہ نہ کر سکیں۔ پیاروں کی جدائی اس میں خلل انداز نہ ہو سکے۔ بے آبروئی کا خوف کچھ رعب نہ ڈال سکے۔ ہولناک دکھوں سے مارا جانا ایک ذرہ دل کو نہ ڈرا سکے۔ سو یہ دروازہ نہایت تنگ ہے۔ اور یہ راہ نہایت دشوار گذار ہے۔ کس قدر مشکل ہے۔ آہ! صد آہ!!

اسی کی طرف اللہ جلشانہ، ان آیات میں اشارہ فرماتا ہے۔

قُلۡ اِنۡ کَانَ اٰبَآؤُکُمۡ وَاَبۡنَآؤُکُمۡ وَاِخۡوَانُکُمۡ وَاَزۡوَاجُکُمۡ وَعَشِیۡرَتُکُمۡ وَاَمۡوَالُ اقۡتَرَفۡتُمُوۡھَا وَتِجَارَۃٌ تَخۡشَوۡنَ کَسَادَھَا وَمَسٰکِنُ تَرۡضَوۡنَھَاۤ اَحَبَّ اِلَیۡکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَجِھَادٍ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰی یَاۡتِیَ اللّٰہُ بِاَمۡرِہٖ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَھۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ ۝

یعنی ان کو کہدے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہاری برادری اور تمہارے وہ مال جو تم نے محنت سے کمائے ہیں اور تمہاری سوداگری جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری حویلیاں جو تمہارے دل پسند ہیں۔ خدا سے اور اس کے رسول سے اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں کو لڑانے سے زیادہ پیارے ہیں تو تم اس وقت تک منتظر رہو کہ جب تک خدا اپنا حکم ظاہر کرے اور خدا بدکاروں کو کبھی اپنی راہ نہیں دکھائے گا۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ خدا کی مرضی کو چھوڑ کر اپنے عزیزوں اور مالوں سے پیار کرتے ہیں وہ خدا کی نظر میں بدکار ہیں وہ ضرور ہلاک ہوں گے کیونکہ انہوں نے غیر کو خدا پر مقدم رکھا۔ یہی وہ تیسرا مرتبہ ہے جس میں وہ شخص باخدا بنتا ہے جو اس کے لئے ہزاروں بلائیں خرید لے اور خدا کی طرف ایسے صدق اور اخلاص سے جھک جائے کہ خدا کے سوا کوئی اس کا نہ رہے گویا سب مر گئے۔ پس سچ تو یہ ہے کہ جب تک ہم خود نہ مریں زندہ خدا نظر نہیں آ سکتا۔ خدا کے ظہور کا وہی، دن ہوتا ہے کہ جب ہماری جسمانی زندگی پر موت آوے۔ ہم اندھے ہیں جب تک غیر کے دیکھنے سے اندھے نہ ہو جائیں۔ ہم مردہ ہیں جب تک خدا کے ہاتھ میں مردہ کی طرح نہ ہو جائیں۔ جب ہمارا منہ ٹھیک ٹھیک اس کے محاذات میں پڑے گا' تب وہ واقعی استقامت جو تمام نفسانی جذبات پر غالب آتی ہے ہمیں حاصل ہو گی اس سے پہلے نہیں اور یہی وہ استقامت ہے جس سے نفسانی زندگی پر موت آ جاتی ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 381 تا 383)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے نوئے فارن (Neufahrn) میونخ جرمنی میں ’مسجد المہدی‘ کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا صدارتی خطاب

(عابد وحید خان۔انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس)

(جرمنی) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 9؍جون 2014ء کو جماعت احمدیہ مسلمہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی کے شہر میونخ سے 20 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع قصبہ نوئے فارن (Neufahrn) میں جماعتِ احمدیہ مسلمہ کی طرف سے تعمیر کی جانے والی ’’مسجد المہدی‘‘ کا افتتاح فرمایا۔

مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں Oskar-Maria-Graf سکول کے احاطہ میں منعقد ہونے والی خصوصی تقریب میں 260 سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ ان معززین میں Neufahrn کے میئر Franz Heilmeier، Freising کے ممبر پارلیمنٹ Erich Irlstorfer اور اقوامِ متحدہ میں مذہبی آزادی کے خصوصی اتاشی پروفیسر Hiener Bielefeldt شامل تھے۔

افتتاحی تقریب سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رسمی طور پر مسجد کا افتتاح ایک یادگاری تختی کی نقاب کشائی اور پھر خدا تعالیٰ کے حضور شکرانے کی دعا کروا کے فرمایا۔ اس موقع پر مقامی طریقہ کار کے مطابق 12؍سفید فاختائیں بھی آزاد کی گئیں۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ایک خصوصی تقریب کا انعقاد ہوا جس میں امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے مہمانان کرام کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے تقریب میں شامل مہمانوں کو بتایا کہ اس مسجد کے لیے جگہ کی خرید آج سے 28 سال قبل یعنی 1986ء میں کی گئی تھی۔ اس وقت سے اب تک یہ جگہ نماز سنٹر کے طور پر استعمال ہوتی رہی۔ اسے باقاعدہ مسجد بنانے کے لیے اس میں ضروری تبدیلیاں لانے کا آغاز 2013ء میں ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے صدارتی خطاب میں بین المذاہب بات چیت اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے جماعتِ احمدیہ کی جدوجہد کا ذکر فرمایا۔ حضورِانور نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ مختلف مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے دنیا بھر میں تقاریب کا انعقاد کرتی ہے۔

اس ضمن میں حضورِانور نے حال ہی میں جماعتِ احمدیہ کی جانب سے منعقد کی جانے والی Conference of World Religions کا ذکر فرمایا۔ اس کانفرنس کا انعقاد اسی سال فروری کے مہینہ میں Guildhall لندن میں ہوا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’اس کانفرنس میں مختلف مذاہب کے نمائندگان نے تقریب میں شامل ایک ہزار سے زائد شرکاء کے سامنے اپنے مذاہب کی تعلیمات پیش کیں۔ مجھے بھی اسلام کی تعلیمات پیش کرنے کا موقع ملا۔ اس کانفرنس کا انعقاد نہایت پر امن اور خوشگوار فضا میں ہوا۔‘

حضور انور نے فرمایا: ’قرآن کریم کہتا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہیے اور کسی کو کسی دوسرے کے مذہب کو برا بھلا کہنے کا کوئی حق نہیں۔‘

جس وقت یہ تقریب منعقد کی جا رہی تھی اس وقت کچھ لوگ اس مسجد کی تعمیر کے خلاف ایک احتجاجی جلوس نکال رہے تھے۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدی مسلمان اس احتجاج اور ریلی کا جواب

احتجاج سے یا ریلی نکال کر دینے کی بجائے پُرامن طریق پر ’محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں‘ کا علَم بلند کر کے دیں گے۔

حضورِانور نے فرمایا: ’اسلام نے ہمیں گالیوں کا جواب

دعا کے ذریعے دینے کی تعلیم دی ہے۔ اس نے ہمیں تکلیف پہنچانے والوں سے محبت اور ہمدردی کے ساتھ پیش آنا اور تکبّر کا جواب عاجزی و انکساری سے دینا سکھایا ہے۔‘

اس خطاب میں حضورِانور ایدہ اللہ نے پاکستان میں حال ہی میں ہونے والی ایک احمدی ڈاکٹر مہدی علی قمر کی شہادت کا بھی ذکر فرمایا۔ حضورِانور نے فرمایا کہ ڈاکٹر مہدی علی پاکستان میں قائم ایک ہسپتال میں رضاکارانہ خدمات سرانجام دینے کے لیے خاص طور پر امریکہ سے سفر کر کے گئے تھے لیکن انہیں صرف اس لیے شہید کر دیا گیا کیونکہ وہ ایک احمدی تھے۔

حضورِانور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ڈاکٹر مہدی علی شہید کا جسدِ خاکی تدفین کے لیے جب امریکہ پہنچا تو ان کے تابوت کو امریکی اور کینیڈین پرچموں میں لپیٹا گیا اور دونوں حکومتوں کے نمائندگان نے شہید کے لیے خصوصی جذبات کا اظہار کیا۔

’جب ڈاکٹر مہدی علی قمر کو شہید کیا گیا تو ہم لوگوں نے نہ تو کوئی احتجاج کیا نہ ہی ہم سڑکوں پر نکلے اور نہ ہی ہم لوگ اس وجہ سے انسانیت کی خدمت سے پیچھے ہٹنے والے ہیں۔ بلکہ ہم لوگ پہلے سے بڑھ کر ضرورتمندوں اور کمزوروں کی خدمت کے کام سرانجام دیں گے۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی مسلمان رہتے ہیں وہ انسانیت کی خدمت کو اپنے فرائض کا حصہ شمار کرتے ہیں۔ یہی ہمارا مقصود اور یہی ہماری روِش ہے۔‘

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

اس خطاب سے قبل تقریب میں شامل معززین نے جماعتِ احمدیہ کو اس پُرمسرّت موقع پر مبارکباد دیتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا۔

Neufahrn کے میئر Franz Heilmeier نے کہا: ’آج جبکہ ہم اس مسجد کے افتتاح کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں یقیناً یہ ایک خاص دن ہے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی نے اس علاقہ کو اپنا گھر بنا لیا ہے۔ مجھے امید ہے اور میری تمنا بھی ہے کہ آپ لوگ امن و سلامتی اور باہمی ہم آہنگی کے ساتھ رہیں۔‘

Neufahrn کے سابق میئر Joseph Hauner نے کہا: ’حضرت مرزا مسرور احمد امام جماعتِ احمدیہ کا Bavaria تشریف لانا یقیناً ہمارے لیے ایک بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ میں ان کی تشریف آوری پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ برداشت اور باہمی رواداری کے پیامبر ہیں۔‘

Neufahrn کے ایک اور سابق میئر Reiner Schneider نے کہا: ’آج کا دن نہ صرف جماعتِ احمدیہ بلکہ Neufahrn شہر کے دیگر لوگوں کے لیے بھی باعثِ مسرّت ہے کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ہمارے درمیان رونق افروز ہوئے ہیں... یہ مسجد صرف آپ لوگوں کے لیے ہی نہیں بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔‘

Lower Bavaria کے ریجنل پریذیڈنٹ Heinz Grunwald نے کہا: ’میں جماعتِ احمدیہ کو گزشتہ 20 سال سے جانتا ہوں اور ان سالوں میں میرے دل میں آپ کے لیے قدر کے جذبات بڑھے ہیں اور میں آپ لوگوں کو اپنا دوست شمار کرتا ہوں۔‘

Freising کے لارڈ میئر Tobias Eschenbacher نے کہا: ’جماعتِ احمدیہ ہمیشہ سے ایسی بات چیت کو فروغ دینے میں نمایاں کردار ادا کرتی رہی ہے جس کے نتیجہ میں کسی بھی قسم کی غلط فہمی کے نتیجہ میں جنم لینے والے ڈر یا خوف کے سائے چھٹ جاتے ہیں۔‘

Freising کے ممبر پارلیمنٹ Erich Irlstorfer نے کہا: ’آپ کی نئی مسجد نہ صرف آپ کے لیے قابلِ فخر ہے بلکہ اس ملک کے تمام لوگوں کو اس کی تعمیر پر ناز ہے۔ مَیں ہر جگہ آپ کے لیے امن اور ترقی کے لیے دعا گو ہوں۔‘

اقوامِ متحدہ میں مذہبی آزادی کے خصوصی اتاشی پروفیسر Hiener Bielefeldt نے کہا: ’جو کوئی بھی مذہبی آزادی پر یقین رکھتا ہے اسے جماعتِ احمدیہ کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے کیونکہ ان لوگوں کو مذہب کے نام پر سب سے زیادہ مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ پاکستان میں احمدیوں کو ان کے مذہب کی وجہ سے قتل کر دیا جاتا ہے یا انہیں قید کر دیا جاتا ہے۔ پاکستان اب مرحوم ظفر اللہ خان (سابق وزیرِ خارجہ پاکستان جو احمدی مسلمان تھے) کا پاکستان نہیں رہا۔ آج ہمیں جو کچھ بھی پاکستان میں نظر آتا ہے اس کی بنیاد مذہبی شدت پسندی اور دہشت گردی ہے۔‘

اس تقریب کے اختتام کے بعد Neufahrn Rifle Club کے ممبران نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے Neufahrn تشریف لانے کے اعزاز میں شوٹنگ کا مظاہرہ پیش کیا۔

مزید معلومات کے لئے
media@pressahmadiyya.com

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 27 جون 2014)

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

خطبہ جمعہ

جلسے کئی آدم پیدا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ لوگوں کی حالتوں میں تبدیلی پیدا کر کے نئی زمینیں اور نئے آسمان بنا رہا ہے۔

غیرت دکھانی ہے تو دین کی غیرت ہونی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف کوئی چلانے کی کوشش کرے تو وہاں غیرت دکھانی چاہئے

آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جلسے کے مواقع عطا فرمائے ہوئے ہیں

پاکستان کے احمدیوں کو اگر جلد ان مشکلات سے نکلنا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے

اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری یہ ہے کہ جلسے کے پروگراموں سے بھر پور فائدہ اٹھائیں

ان جلسوں کا مقصد بھی عملی اصلاح ہے

دل کا سجدہ یہ ہے کہ اپنے وجود سے دست بردار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دو

اگر کوئی بدبخت ایمان ضائع کرنے والا ہوتا ہے تو سینکڑوں خوش قسمت ایمان لانے والے بھی ہوتے ہیں

ایک زمانہ تھا کہ جب شہروں کے مقابلے ہوتے تھے۔ اب تو ملکوں کے مقابلے ہوتے ہیں

مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کو آج بھی اللہ تعالیٰ کے وَسِّعْ مَکَانَکَ کے حکم کو پورا کرنے کے لئے اپنے دلوں کو مہمانوں کے لئے وسیع کرنا ہوگا

سکیورٹی کے مسائل اب ہر جگہ ہیں اس لئے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے

مہمان نوازی کے پیش نظر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام ''وَسِّعْ مَکَانَکَ'' اور اس کے لطیف معانی کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13 رجون 2014ء بمطابق 13 احسان 1393 ہجری شمسی بمقام کالسروئے۔ جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 4 جولائی 2014 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جرمنی کا جلسہ سالانہ اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کی حاضری میں ہر سال اضافہ ہوتا ہے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی ہوگا اور ہونا چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس کی بار بار جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ تمام احمدیوں کو اس جلسہ میں شامل ہونا چاہئے۔ پس جس طرح جماعت کی تعداد بڑھ رہی ہے جلسے کی حاضری بھی بڑھنی چاہئے اور اس کی خاطر تکلیف اٹھا کر بھی لوگوں کو آنا چاہئے۔ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جلسے کے موقع عطا فرمائے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں جلسے پر پابندی ہے تو وہاں کے احمدی بے چین ہو جاتے ہیں کہ کاش یہ پابندیاں ختم ہوں تو ہم بھی جلسے منعقد کریں اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو جلسے کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائے ہیں۔ ہم بھی ان دعاؤں کے حاصل کرنے والے بنیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے کیں۔ یہاں بعض مہمان عورتیں بھی اور مرد بھی پاکستان سے آئے ہوئے ہیں جو مجھے ملے ہیں، روتے ہوئے بعض کی ہچکی بندھ جاتی ہے کہ ہم ان نعمتوں سے محروم ہیں۔ یہ دعا کریں کہ ہمیں بھی یہ نعمتیں ملیں۔

بہرحال جیسا کہ ہمیشہ کہتا ہوں کہ پاکستان کے احمدیوں کو اگر جلد ان مشکلات سے نکلنا ہے تو پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جلد فضل کے سامان پیدا فرمائے۔ ظالموں کے ظلم اور دشمنوں کی مخالفتوں سے ہمیں نجات دے۔ یہ سب کچھ دعاؤں سے ہونا ہے۔ یہ چیز حاصل کرنے کا اس کے علاوہ اور کوئی ہتھیار نہیں۔ بہرحال میں آپ لوگوں سے جو یہاں رہنے والے ہیں یہ کہہ رہا تھا کہ آپ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے یہ سامان پیدا فرمائے کہ جلسے منعقد کرتے ہیں۔ ہر طرح کے اجتماعات کرتے ہیں۔ ہر سطح پر اجلاسات منعقد کرتے ہیں۔ پس اس بات پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں اور شکر گزاری یہ ہے کہ جلسے کے پروگراموں سے بھر پور فائدہ اٹھائیں۔ جلسہ کے دنوں میں بھی اور پھر بعد میں بھی جو نیک باتیں یہاں دیکھیں اور سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کا مقصد صبر کے ساتھ دین کو تلاش کرنا اور فقط دین کو چاہنا بتایا ہے۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

یعنی ہر شخص جو جلسہ میں شامل ہوتا ہے اس نیت سے شامل ہونے کے لئے آئے کہ تھوڑی بہت مشکلات، تکلیفیں اگر برداشت بھی کرنی پڑیں تو کر لیں گے اور کوئی بے صبری کا کلمہ منہ سے نہیں نکالیں گے کہ ہم سے یہ سلوک ہوا اور وہ سلوک ہوا۔ اول تو عموماً یہاں ڈیوٹی دینے والے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جن میں کمی ہے انہیں مَیں دوبارہ یاد دہانی کروا دیتا ہوں کہ صبر سے اور برداشت سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے فرائض ادا کریں اور ساتھ ہی شاملین جلسہ سے بھی میں کہوں گا کہ یہاں جلسہ پر آنا صرف اس مقصد کے لئے ہونا چاہئے کہ اس نے یا آپ نے دین سیکھنا ہے اور اس ماحول میں اپنی روحانی ترقی کے سامان کرنے ہیں۔ اور پھر اس روحانی ترقی میں اپنی نسلوں کو بھی شامل کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس درد کو ہمیشہ محسوس کرتے رہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں بار بار کہتا ہوں کہ آنکھوں کو پاک کرو اور ان کو روحانیت کے طور سے ایسا ہی روشن کرو جیسا کہ وہ ظاہری طور پر روشن ہیں۔‘‘ فرمایا: ’’انسان اس وقت سوجاکھا کہلا سکتا ہے جب کہ باطنی رؤیت یعنی نیک و بد کی شناخت کا اس کو حصہ ملے اور پھر نیکی کی طرف جھک جائے۔‘‘ فرمایا: ’’نجات انہیں کو ہے کہ جو دنیا کے جذبات سے بیزار اور بری اور صاف دل تھے۔‘‘ فرمایا کہ ’’جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا صرف تقویٰ پہنچتی ہے ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود قیام نہ ہو۔‘‘ فرمایا کہ ’’دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دست بردار ہو۔‘‘

پھر آپ نے یہ بھی دعا دی کہ ’’خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے‘‘ (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 397۔398)

پس ہماری عملی اصلاح کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعائیں ہیں۔ یہ دلی جذبات ہیں ۔ یہ درد ہے۔ اور ان جلسوں کا مقصد بھی یہی عملی اصلاح ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا ہے کہ ان تین دنوں میں اپنی عملی اصلاح کے جائزے بھی لیتے رہیں اور اس طرف توجہ بھی دیں۔ ہمارے یہ معیار اس وقت قائم ہوں گے جب ہم ایک فکر کے ساتھ اس کی کوشش کریں گے۔ آپ علیہ السلام کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک لفظ درد انگیز اور ہمیں ہلا دینے والا ہے۔

فرمایا اپنی روحانی آنکھوں کو اس طرح روشن کرو جس طرح تمہاری یہ مادی آنکھیں روشن ہیں۔ ہماری آنکھوں کو ذرا سی تکلیف پہنچے تو ہمیں بے چین کر دیتی ہے۔ فوراً ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں۔ آنکھوں کی ذرا سی دھندلاہٹ ہمیں پریشان کرتی ہے۔ اس کے لئے ہم کتنا تردد کرتے ہیں۔ ہر ایسی چیز سے اپنی آنکھوں کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں جو ہماری نظر پر اثر ڈالنے والی ہو۔ برا اثر ڈالنے والی ہو۔ کیا یہی کوشش ہم اپنی روحانی آنکھ کی روشنی اور اس کو صحت مند رکھنے کے لئے کرتے ہیں؟ ان تین دنوں میں اگر ہم توجہ بھی دے رہے ہوں تو اس کے بعد باہر جا کر ہم پھر ایسے کاموں میں ملوث ہو جاتے ہیں جو ہماری روحانیت پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔ پس روحانی آنکھ کی روشنی چند دنوں کی بات نہیں بلکہ یہ تین دن تو اس روشنی کے قائم رکھنے کے لئے علاج کے طور پر ہیں۔ اگر اس علاج کے بعد پھر بے احتیاطی ہو گی تو روحانی آنکھ کی روشنی متاثر ہو گی۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ حقیقی سوجاکھا وہی ہے جو نیک و بد میں پہچان کرنے والا ہو اور پھر جب پہچان ہو جاوے تو نیکی کی طرف جھک جاوے۔ پھر وہ نیکیاں سرزد ہوں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور ان نیکیوں میں جہاں خدا تعالیٰ کی عبادت ہے وہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کا حق بھی ہے۔

اب ایک مثال دیتا ہوں۔ ایک حق جس کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے جماعت میں پریشانی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جس کی عدم ادائیگی نے نہ صرف گھروں میں بے سکونی پیدا کی ہوئی ہے بلکہ کئی لڑکیاں جو پاکستان سے یا کئی دوسری جگہوں سے شادی ہو کر یہاں آتی ہیں ان کو اپنے گھروں سے دوری نے بھی انتہائی تکلیف میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ پھر پاکستان میں جو اُن کے ماں باپ ہیں ان کی پریشانی کی وجہ سے ان کی نیندیں الگ اڑ رہی ہیں۔ گو بعض لڑکوں سے بھی یہ زیادتیاں ہو رہی ہیں اور لڑکی یا لڑکی کے ماں باپ یہ زیادتیاں کر رہے ہیں۔ ماں باپ کا کردار ان زیادتیوں میں زیادہ ہے۔ لیکن مرد پھر بھی مرد ہونے کی وجہ سے اپنے نقصان کو پورا کرنے کی کوشش کر لیتا ہے۔ گو تکلیف سے ہی سہی لیکن اس کا یہ وقت گزر ہی جاتا ہے لیکن عورت کو تو معاشرے کی نظریں بھی تکلیف دے رہی ہوتی ہیں۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا پیچھے بیٹھے ہوئے اس کے والدین الگ پریشان ہو رہے ہوتے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو جو جان بوجھ کر بلا وجہ صرف اپنی ذاتی اَناؤں کی وجہ سے ایسی حرکتیں کر رہے ہوں چاہے کوئی بھی فریق ہو انہیں خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ پھر بعض دفعہ عہدیدار بھی خدا کا خوف نہیں کرتے اور غلط طرف داریاں کر کے اس ظلم میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس خدا کا خوف رکھتے ہوئے ہر ایک کو اپنے آپ کو روحانی بیماریوں سے بچانے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نجات انہی کو ہے جو دنیا کے جذبات سے بیزار اور بری اور صاف دل ہیں۔

پس ان درد بھرے الفاظ پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا ہمارے دل دنیا کے جذبات سے بیزار ہیں یا دنیاوی جذبات ہمیں اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں؟ کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہر قسم کی برائیوں سے بچے ہوئے ہیں؟ کوئی ہمارے حقیقی عمل کو جانتا ہے یا نہیں جانتا۔ ہم کیا کرتے ہیں یہ کسی کو پتا ہے یا نہیں پتا لیکن کیا خدا کو حاضر ناظر جان کر ہم اپنے آپ کو ہر قسم کی گندگیوں اور دوسروں کو تکلیف پہنچانے سے بچا کر خدا تعالیٰ کی نظر میں بری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا ہمارے دل خدا تعالیٰ کے حق ادا کرنے اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرنے میں صاف ہیں؟ یا کم از کم ہم انہیں حتی المقدور صاف رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اور اس کوشش کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد بھی مانگ رہے ہیں؟ اگر نہیں تو ہماری حالت قابل فکر ہے۔ کیا ہمارے سجدے فروتنی اور عاجزی کے سجدے ہیں؟ فروتنی کا سجدہ وہ ہے جو اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کو حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتا ہے۔ ظاہری سجدوں کا حال تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرما دیا کہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ (الماعون: 5) کہ ظاہری سجدے کرنے والے نمازیوں پر ہلاکت ہے۔ خدا نہ کرے خدا نہ کرے کہ ہم میں سے کوئی خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورَد بن کر ہلاکت میں پڑے لیکن خدا تعالیٰ بے نیاز ہے۔ ہمیشہ اس کے خوف کی ضرورت ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ وہ قیام اور رکوع و سجود ہمیں کرنے چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں جن کے نمونے قائم کروانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ آپ نے وضاحت بھی فرما دی کہ قیام رکوع و سجود ہیں کیا؟ کس طرح کئے جا سکتے ہیں؟ فرمایا دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو۔ دل کا قیام اس وقت ہو گا جب اللہ تعالیٰ کے حکموں پر قائم ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کون سے ہیں وہ حکم ہیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں اور قائم ہونا یہ ہے کہ ان کو اس مضبوطی سے پکڑے رکھنا کہ کبھی نہ گریں۔ نہ آپ گریں نہ آپ سے وہ دور ہو جائیں۔ کبھی ان کا سہارا نہ چھوٹے۔ کبھی انہیں تخفیف کی نظر سے نہ دیکھیں۔ دل کا رکوع یہ ہے کہ ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کے حضور جھکے۔ کوئی دنیاوی وسیلے کوئی دنیاوی ذریعے یا خیال دل میں پیدا نہ کریں کہ ان سے ہمارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ پھر دل کا سجدہ کیا ہے؟ فرمایا دل کا سجدہ یہ ہے کہ اپنے وجود سے دست بردار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کے رضا کی حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دو۔ اپنے جذبات کو قربان کر دو۔ اپنے عزیزوں کی قربانی دو۔ تعلقات کی قربانی دو۔ اپنی اَناؤں کو قربان کر دو۔ اپنی غیرتوں کی، جھوٹی غیرتوں اور جھوٹی اَناؤں کی قربانی دو۔ یعنی وہ باتیں جو تم غیرت سمجھتے ہو لیکن یہ غیرت خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی ہے اس کو قربان کرنا ہو گا۔ غیرت دکھانی ہے تو دین کی غیرت ہونی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف کوئی چلانے کی کوشش کرے تو وہاں غیرت دکھانی چاہئے۔ گویا کہ ہمارے ہر عمل ایسے ہو جائیں یا انہیں ایسا کرنے کی کوشش میں ہم لگ جائیں جو ہمارے دلوں کو پاک کرنے والی ہو۔

آپ فرماتے ہیں: مَیں تو اپنی جماعت سے یہ چاہتا ہوں اور امید بھی کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے افراد جماعت کی یہ حالت کر دے گا۔ آپ نے فرمایا جو اس حالت کے حصول کے لئے کوشش نہیں کرتے ان کا پھر میرے ساتھ کوئی تعلق بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ کرے کہ ہم میں سے کوئی بھی کبھی ان لوگوں میں شامل ہو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنا تعلق توڑنے والے ہوں بلکہ ہم میں سے ہر ایک اس کوشش میں ہو کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تعلق کو کس طرح مضبوط سے مضبوط تر کر سکتے ہیں۔

پس جلسہ پر آنے والے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ان دنوں میں اپنے جائزے لیں، دیکھیں کہ کس حد تک ہم وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں یہ ماحول اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی کے عملی اظہار ہو سکتے ہیں اور پھر ان عملی اظہاروں کو زندگی کا مستقل حصہ بنانے کی کوشش ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس مہینہ کے آخر میں رمضان کا مہینہ بھی شروع ہو رہا ہے جو عملی تربیت کا مہینہ ہے۔ اگر ان دنوں کی برکتوں کو رمضان المبارک کی عظیم برکتوں سے جوڑنے کی کوشش کریں تو ایک روحانی انقلاب ہم میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اگر اس نیت سے جلسے پر نہیں آئے یا یہ دن کوئی تبدیلی پیدا کرنے والے نہ بن سکے یا ان کے لئے کوشش نہ کی تو اس جلسے پر آنا نہ آنا ایک جیسا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ نقصان کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ ایک مجمع ٹھوکر کا باعث بھی بن جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا ایک شخص کا ایک واقعہ بیان کرتے تھے کہ جس کی بدبختی کی وجہ سے اس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا بلکہ الٹا ایمان ضائع کر کے چلا گیا۔ اس لئے کہ اس کی اَنا اور اس کی جھوٹی نیکی کا اظہار اس کے آڑے آ گیا۔ واقعہ یوں ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں تشریف لاتے تھے تو لوگ زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے تھے کہ آپ کے قریب تر ہو جائیں اور آپ کی باتیں سنیں اور ان سے فیض اٹھائیں۔ اپنی روحانیت کی تسکین کریں۔ اس کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ ایسی ہی ایک مجلس میں ایک شخص آیا اور آ کے مسجد میں ایک طرف یا تقریباً بیچ میں ہی سنّتیں پڑھنی شروع کر دیں۔ اور اتنی لمبی سنّتیں پڑھنی شروع کر دیں کہ اس کے ارد

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

گرد جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریب ہونا چاہتے تھے، ان میں بے چینی شروع ہو گئی۔ آخر بعض دوسرے جو دوسری طرف سے آ رہے تھے قریب آنے شروع ہوئے تو انہوں نے بھی جرأت کی اور آگے بڑھنے شروع ہو گئے۔ تو بعض لوگ جب تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے تو کسی کی کہنی اس سنتیں پڑھنے والے شخص کو لگ گئی۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ اچھا نبی اور مسیح موعود ہے کہ اس کی مجلس کے لوگ نماز پڑھنے والوں کو ٹھوکریں مارتے ہیں۔ سخت ناراض ہوا اور مرتد ہو کے چلا گیا۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 11 صفحہ 544 تا 546 خطبہ جمعہ فرمودہ)۔ یہ اس کی بدبختی تھی۔ وہی مجلس جو لوگوں کے ایمانوں میں اضافہ کر رہی تھی، ایمان میں ترقی کا باعث ہو رہی تھی اس کے لئے ٹھوکر کا باعث بن گئی۔ پس اس کا یہ عمل ظاہر کر گیا کہ اس کے رکوع و سجود دکھاوے کے لئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی مجلس جس میں تازہ مائدہ اتر رہا ہو اور روحانی خزائن تقسیم ہو رہے ہوں اس کو چھوڑ کر وہاں اپنی نمازوں کے اظہار میں لگ گیا اور اس عمل نے اس کا ایمان بھی ضائع کر دیا۔ پس گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس تو اب نہیں ہیں لیکن آپ کی تعلیم کی روشنی میں یہی باتیں ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی تفسیریں بیان ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی روشنی میں تربیت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ معین پروگرام ہوتے ہیں۔ نمازیں بھی ہیں اور تہجد بھی ہے۔ سارے پروگرام اپنے وقت پر ادا کئے جاتے ہیں۔ ہر پروگرام میں اس کے وقت پر ہر ایک کو شامل ہونا چاہئے اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر نمازیں کسی وجہ سے رہ بھی گئی ہیں تو ایک کونے میں جا کر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا کہ نہ آپ کی وقت پر ادا نہ کی گئی نمازیں متاثر ہوں اور نہ لوگوں کو بیٹھنے میں دقت ہو کہ وہ آرام سے جلسے کی کارروائی بھی سن سکیں۔

یاد رکھیں عمل صالح وہ عمل ہے جو موقع اور محل کے حساب سے ہے۔ ورنہ غلط موقع پر کیا گیا عمل غلط نتائج کی وجہ سے ایمان میں ٹھوکر کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ اگر وہ نماز پڑھنے والا شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو سمجھ کر اپنی نماز کو مختصر کر کے آپ کی مجلس میں بیٹھتا تو یہ عمل اس کا زیادہ صالح عمل ہوتا اور وہ ایمان ضائع کرنے سے بچ جاتا۔ اس بات سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ صبر اور برداشت ایمان ضائع ہونے سے بھی بچاتی ہے۔ ان دنوں میں آ کر آپ کو جائز تکلیف بھی کسی سے پہنچے۔ صرف کہنی لگنے کا سوال نہیں، بڑی تکلیف بھی ہو تو تب بھی صبر اور برداشت سے کام لیں اور اس نیک مقصد کے حاصل کرنے کی طرف توجہ دیں جس کے لئے آپ یہاں آئے ہیں۔ جلسوں پر بعض دفعہ اس بے صبری کی وجہ سے بعض لوگ ایک دوسرے سے سختی بھی کرتے ہیں اور لڑائی تک نوبت آ جاتی ہے۔ اور نتیجۃً لڑنے والوں کے خلاف پھر جب پتا لگتا ہے تو تعزیری کارروائی بھی ہوتی ہے جو بعض دفعہ ان کو مزید ٹھوکر لگاتی ہے کیونکہ پھر اَنا غالب آ جاتی ہے۔ ایمان بھی ضائع ہوتا ہے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا یہ جلسہ فیض کے بجائے اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والا ہو جاتا ہے۔ نقصان کا باعث بن جاتا ہے۔ ایمان کے ضائع ہونے کا باعث بنتا ہے، لیکن اگر صبر، برداشت اور جلسے میں شمولیت کا حقیقی مقصد پیش نظر ہو تو نہ صرف اپنے ایمان میں ترقی ہوتی ہے بلکہ بہتوں کے ایمان میں ترقی اور ہدایت کا موجب بھی انسان بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیائے احمدیت میں اب ہر جگہ جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ بیسیوں ممالک میں جلسے منعقد ہوتے ہیں جو جماعتیں بڑھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے ماننے والے جو مختلف قوموں اور نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کی وجہ سے جو دنیا میں جو ہدایت پھیل رہی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیں بھی جھکانے والا بناتی ہے۔ اگر کوئی بدبخت ایمان ضائع کرنے والا ہوتا ہے تو سینکڑوں خوش قسمت ایمان لانے والے بھی ہوتے ہیں۔ اس کی مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی تھیں اور آج بھی ہیں۔ اس وقت میں ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ وہ لوگ ہدایت کا باعث بنے جو ہزاروں میل دور بیٹھے ہیں لیکن ایمان میں ترقی کر رہے ہیں۔ ان میں سے اکثریت نے شاید خلیفہ وقت کو بھی نہ دیکھا ہو اور جنہوں نے دیکھا ہے انہیں بھی پچیس تیس سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن ہدایت کا باعث یہ لوگ کس طرح بن رہے ہیں، ایمان میں کس طرح بڑھ رہے ہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

سیرالیون کا ایک واقعہ ہے۔ وہاں کے کوٹ لوکو ریجن کے معلم لکھتے ہیں کہ کافح (Kaffeh) چیفڈم کے چیف امام اور ڈپٹی چیف امام شیخ آدم جماعت کے بہت مخالف تھے۔ ہمارے لوکل معلم شیخ ابراہیم تورے صاحب ان سے جماعتی مسائل پر بات چیت کرتے رہتے تھے۔ جلسہ سیرالیون قریب آیا تو معلم سے کہا کہ چیف امام اور ڈپٹی چیف امام کو جلسے پر بطور مہمان آنے کی دعوت دیں۔ چیف امام نے تو انکار کر دیا لیکن ڈپٹی چیف شیخ آدم جو تھے انہوں نے دعوت قبول کر لی اور پھر یہ جلسے پر تشریف لائے۔ وہاں بو (Bo) میں جلسہ ہوتا ہے۔ یہ جو ڈپٹی چیف امام شیخ آدم تھے، کہتے ہیں کہ میں سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ کس بات کے لئے اتنا خرچ کر کے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں لیکن جلسے کے پہلے دن جب لوگ نماز تہجد کے لئے اکٹھے ہوئے جو ایک بہت بڑا مجمع تھا اور جب نماز تہجد میں قرآن کریم سنا اور لوگوں کو خدا کے حضور دعائیں کرتے ہوئے روتے دیکھا تو میرا دل پگھل گیا کہ یہ نشانیاں اور لوگوں کا عبادت میں اس طرح مشغول ہونا بتاتا ہے کہ یہ سچے لوگ ہیں اور یہ سچے لوگوں کی جماعت ہے۔ دنیاوی اور جھوٹے لوگوں کی جماعت کے لوگ اس طرح کے نہیں ہوتے۔

پھر مبلغ صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے پہلے سیشن کے بعد ان سے پوچھا کہ آپ کو یہ جلسہ کیسا لگا، کیا محسوس ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ مَیں احباب جماعت اور جماعتی روایات سے بہت متاثر ہوا ہوں اور احمدی ہو گیا ہوں اور میرے تمام شبہات دور ہو گئے ہیں۔ واپس جا کر اپنے علاقے میں بھی تبلیغ کرنے لگے کہ حقیقی اسلام یہی ہے جس پر جماعت احمدیہ عمل کر رہی ہے اور پھیلا رہی ہے۔ ان کے امام ان سے ناراض ہو گئے اور ان کو نکال بھی دیا۔ انہوں نے کہا کہ حق مجھے مل گیا ہے۔ اب میں جماعت کے لئے سب کچھ چھوڑ دوں گا اور سچائی کا ساتھ دوں گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں ان کے ذریعہ سے بہت سے لوگ احمدی بھی ہوئے ہیں۔

تو ایک جلسے نے ایک شخص کو احمدی بنایا جس کی وجہ سے پھر سینکڑوں لوگوں کو احمدی ہونے اور زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی۔ اب شیخ آدم صاحب جو ہیں کیونکہ وہ جلسے کی وجہ سے احمدی ہوئے تھے انہوں نے اپنے نام کے ساتھ بھی یہ لگا لیا۔ شیخ آدم جلسہ سالانہ۔ پس جلسے کئی آدم پیدا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی حالتوں میں تبدیلی پیدا کر کے نئی زمینیں اور نئے آسمان بنا رہا ہے۔ پس ہمیں بھی فکر کرنی چاہئے کہ ہم لوگ جن میں سے اکثریت پیدائشی احمدیوں کی ہے اپنی حالتوں کو درست کریں۔ یہاں بہت سے اسائلم سیکر بھی اب آ گئے ہیں وہ صرف یہ نہ سمجھیں کہ دنیا کمانے کے لئے دنیاوی غرض سے آئے ہیں۔ اگر جماعت کی مخالفت کی وجہ سے پاکستان سے آئے ہیں تو یہاں پھر جماعت کے سفیر بن کر اپنا کردار ادا کریں اور اپنے عملوں سے اس بات کا اظہار کریں جو جماعت کی حقیقی تعلیم ہے۔ دنیا کمائیں بے شک لیکن دنیا میں پڑنے کے بجائے، دنیا میں ڈوب جانے کے بجائے اپنی روحانیت کی طرف بھی توجہ دیں۔

بہرحال یہ جلسوں کی برکات ہیں جو دنیا میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ دنیائے احمدیت میں اب نیکیوں میں سبقت لے جانے کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ پس آپ لوگ بھی کوشش کریں کہ اس دوڑ میں پیچھے نہ رہ جائیں۔ ایک زمانہ تھا کہ جب شہروں کے مقابلے ہوتے تھے۔ اب تو ملکوں کے مقابلے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے وہی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے درد کو سمجھتے ہوئے اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

یہاں میں کچھ باتیں کارکنان اور خاص طور پر ان کارکنان کو جن کے سپرد مہمان نوازی ہے کہنا چاہتا ہوں۔ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب وَسِّعْ مَکَانَکَ کا الہام ہوا تو اس لئے کہ آپ کے مہمان جو پہلے ہی کافی تعداد میں آپ کے پاس آتے تھے، اور جن کی مہمان نوازی آپ ہر ایک کی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے کرتے تھے اس میں مزید اضافہ ہوتا رہا۔ یہ الہام آپ کو شروع دعویٰ میں ابتدائی زمانے میں بھی ہوا اور کئی مرتبہ ہوا اور آخر تک مختلف شکلوں میں یہ ہوا ہے۔

(تذکرہ صفحہ 41، 246، 395، 541، 624 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وَسِّعْ مَکَانَکَ کا پیغام جو ہے آپ کے ماننے والوں کے لئے بھی ہے اور یہ اس وقت آپ کے ساتھ کام کرنے والے جو آپ کے کارندے تھے ان کے لئے بھی تھا کہ یہ وسعت جو مکانیت میں ہو گی، مہمان نوازی میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اب یہاں بھی جرمنی میں جو وسعت ہو رہی ہے، نئے مشن بن رہے ہیں، یہاں مساجد بن رہی ہیں، اس وجہ سے مہمان نوازی میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تم لوگ جو کام کرنے والے ہو، تم جو مسیح موعود کو ماننے والے ہو، تم تھک نہ جانا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو پہلے ہی بہت کھلے دل کے تھے اور مہمانوں کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مہمانوں کے آنے سے نہ تھکنا ہے، نہ پریشان ہونا ہے (الفاظ میرے ہیں مفہوم یہی ہے) آپ کے لئے تو تھا ہی آپ کے ان کارندوں کے لئے بھی ہے جن کے سپرد اللہ تعالیٰ نے مہمان نوازی کی ہے، جو آپ کے زمانے میں بھی تھے اور آپ کے بعد آنے والے بھی ہیں۔ یہ ان کے لئے برکتیں حاصل کرنے کے مواقع ہیں۔ پس ان خدمتوں کے کرنے والوں کو وَسِّعْ مَکَانَکَ کے اللہ تعالیٰ کے حکم کو آج بھی پورا کرنے کے لئے اپنے دلوں کو بھی مہمانوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان حکیم چوہدری بدرالدین
عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
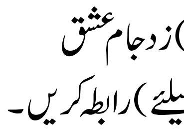
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

کے لئے وسیع کرنا ہوگا۔

لنگر خانہ تو آپ کے اہم کاموں میں سے ایک کام تھا اور آج بھی جو لوگ خاص طور پر جب خلیفہ وقت کی موجودگی ہو آتے ہیں تو اس لئے کہ خلیفہ وقت کے قریب ہوں، کچھ دن گزاریں۔ اس لئے ان دنوں میں مہمانوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے۔ صرف جلسہ پر ہی نہیں بلکہ عام حالات میں بھی۔ قرآن کریم نے ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کی خبر دی ہے اور یہ بتایا کہ مہمان کے لئے یہ نہیں پوچھنا کہ مہمان نوازی کروں یا نہ کروں اور کسی بھی قسم کے خرچ سے ڈرنا نہیں ہے۔ مہمان نوازی کرنی چاہئے، اس کے آرام کا خیال رکھنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خاص طور پر مہمان نوازی کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ کا چہرہ اس وقت خوشی سے دمک جاتا تھا جب آپ کو پتا چلتا تھا کہ آج مدینہ میں رہنے والے آپ کے صحابہ نے باہر سے آنے والے مہمانوں کے آرام کا خیال رکھا ہے اور اپنے سے زیادہ ان کے آرام کا خیال رکھا ہے اور اپنی توفیق سے بڑھ کر ان کا خیال رکھا ہے اور ان کی مہمان نوازی کی ہے۔ (صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب قول اللہ عزوجل ویؤثرون علیٰ انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ ...... حدیث نمبر 3798)

(مسند الامام احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 502-503 مسند جریر بن عبداللہ حدیث نمبر 19388 عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثالیں بھی ہمارے سامنے ہیں کہ لنگر خانوں کے کارکنوں سے ناراض ہو کر چلے جانے والے مہمانوں کے پیچھے بڑے لمبے فاصلے تک آپ گئے اور انہیں واپس لے کر آئے۔ پھر ان کا سامان خود تانگے سے اتارنا شروع کیا تو کارکنوں نے آگے بڑھ کر سامان لے لیا۔

(ماخوذ از اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 160-161 مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے)

یہ سب کچھ اس لئے کہ آپ مہمان نوازی کے اعلیٰ معیار جہاں قائم کرتے تھے وہاں اپنے ماننے والوں کو سکھانا بھی چاہتے تھے۔ یہ باتیں صرف ہمارے پڑھنے سننے اور لطف اٹھانے کے لئے ہیں نہیں بلکہ عمل کرنے کے لئے ہیں۔

جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے قیام سے پہلے بھی وَسِّعْ مَکَانَکَ کی خبر دی تھی، لوگوں کے آنے کی خبر دی تھی۔ لیکن پھر دوبارہ بار بار اس کی تجدید فرمائی۔ آخر تک آپ کو الہام ہوتے رہے۔ 1907ء میں بھی ہوا۔ اس لئے کہ آپ کے بعد آپ کی جماعت اس کی اہمیت کو سمجھے۔

پس یہاں کی انتظامیہ کو بھی میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ مہمان نوازی کی اہمیت کو سمجھیں۔ ایک مہمان نوازی تو یہ ہے جو یہاں جلسے کے دنوں میں ہو رہی ہے۔ تیس بتیس ہزار افراد کا کھانا پکانا ہے۔ ان کو کھانا کھلانا ہے اس لئے ایک وقت میں ایک سالن پکتا ہے، ساتھ روٹی ہوتی ہے۔ اس کا خیال تو رکھنا چاہئے کہ جہاں ہر فرد تک یہ کھانا پہنچے، ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق ملے اور عزت کے ساتھ اس کو یہ کھانا کھلایا جائے وہاں یہ بھی احتیاط ہو کہ ضیاع بھی نہ ہو۔ لیکن ضیاع سے بچنے کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اس گرمی میں ایک وقت کے بچے ہوئے کھانے کو دوبارہ لوگوں کو کھلا دیں اور بیمار کر دیں۔

دوسری مہمان نوازی جیسا کہ مَیں نے کہا عام دنوں کی ہے اور اس عام دنوں کی مہمان نوازی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مہمانوں کی ہر ضرورت اس کے مزاج کے مطابق مہیا کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ پس متعلقہ انتظامیہ کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کسی کو کھانا کھلا کے مہمان نوازی کا کوئی حق نہیں ادا ہو گیا بلکہ مہمان کی خدمت کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ ہمارے بہت سے غیر مہمان ہمارے فنکشن میں شامل ہوتے ہیں۔ ان پر ہماری مہمان نوازی کا بھی دنیا میں مختلف جگہوں پر بہت اثر ہوتا ہے جس کا ذکر بھی وہ کرتے ہیں۔ جرمنی کی جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مساجد بنا رہی ہے اور مساجد کے فنکشنز میں مہمانوں کے لئے مہمان نوازی کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ دوسرے مہمان بھی آتے ہیں۔ اکثر جگہ پر چائے وغیرہ کی حد تک تو ٹھیک ہے کافی بہتر انتظام ہوتا ہے لیکن بیٹھنے کا انتظام میرے نزدیک ٹھیک نہیں ہوتا۔ کہتے یہ ہیں کہ یہاں کے لوگوں کو بنچوں پر بیٹھنے کی عادت ہے اس لئے لکڑی کے بنچ رکھے جاتے ہیں اور اچھے اچھے معزز لوگ اس پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ عادت ہو بھی تو ہمارے مہمان نوازی کے معیار بہتر ہونے چاہئیں۔ اگر عادت ہے تو پھر آپ لوگوں کو یہاں بھی اس عادت کا مظاہرہ کرنا چاہئے کہ کرسیاں جہاں رکھی ہوئی ہیں اس کی جگہ بنچ رکھنے چاہئیں۔ اپنے لئے اور معیار ہیں مہمانوں کے لئے اور معیار ہیں۔ اب اس کا یہ مطلب بھی نہ لے لیں کہ آئندہ سال کے لئے کرسیاں اٹھا کر بنچ رکھنے شروع کر دیں۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ وہاں معیار بہتر کریں۔ یہاں کرسیاں ہی رہنے دیں۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ فوراً اپنے بجٹ میں کمی کی کوشش کریں گے۔ بہرحال شریفانہ طور پر مہمانوں کو بٹھانے کا انتظام ہونا چاہئے۔ ہمارے مہمان نوازی کے جو اعلیٰ معیار کے طریق ہیں وہ نظر آنے چاہئیں جس کی ہمیں تعلیم دی گئی ہے۔ یہ چائے وغیرہ کا میں نے ذکر کیا، ہلکی پھلکی ریفرشمنٹ دی جاتی ہے، وہاں کی حد تک تو ٹھیک ہے لیکن اس میں بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ یہاں کے لوگوں کو کیا پسند ہے۔ لیکن اگر کھانے کی دعوت ہو اور غیر مہمان بلائے ہوں تو پھر ان کے مزاج کے مطابق کھانا بھی ہونا چاہئے، ہلکی مرچ کا کھانا بھی ہونا چاہئے اور ایسا ہو جو یہ پسند کرتے ہیں۔ حلال اور طیب کھانے بھی ان کے مزاج کے مطابق بنائے جا سکتے ہیں۔ چند دن پہلے میونخ میں مسجد کا افتتاح تھا۔ وہاں ممبر آف پارلیمنٹ بھی میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ڈسٹرکٹ گورنر اور میئر اور مختلف لوگ تھے۔ ان کے لئے تو تھوڑا سا کھانا جو چند ایک کے لئے تھا نسبتاً بہتر تھا لیکن عمومی طور پر اڑھائی تین سو کے قریب جرمن لوگ آئے ہوئے تھے اور اچھی تعداد تھی اور معززین تھے۔ ان کے لئے کھانا جو مجھے نظر آ رہا تھا وہ بالکل ایسا تھا جیسے ٹالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض لوگوں نے شاید کھانا کھایا بھی نہیں۔ ایک فنکشن ہوتا ہے جس میں معززین بلائے جاتے ہیں۔ لوگ اس لئے بھی آتے ہیں کہ خلیفہ وقت کی موجودگی ہے۔ ان کی مہمان نوازی کا تو حق ادا کیا کریں۔ اگر مقامی جماعت خرچ نہیں کر سکتی تو ملکی مرکز کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مہمان نوازی کرے۔ بہرحال فنکشن تو بہت اچھا تھا، کافی لوگ تھے۔ جو ہال میں بیٹھنے کی جگہ انہوں نے لی ہوئی تھی وہ بھی اچھی تھی۔ اس کی تفصیل تو بعد میں بیان کروں گا لیکن بہرحال جو کمی تھی اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے کیونکہ نہیں تو پھر ہمیں عادت پڑ جائے گی۔ پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ جو مہمان خاص طور پر ان دنوں میں آتا ہے جب مَیں یہاں آؤں تو مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ ان کی احسن رنگ میں مہمان نوازی آپ کا فرض ہے۔ اور یہ مستقل مہمان نوازی کرنے کی جو ضیافت کی ٹیم ہے ان کا فرض ہے اور جس جس شہر میں جایا جائے وہاں کے مقامی لوگوں کا فرض ہے۔ اور کسی قسم کے ایسے اظہار کے بغیر مہمان نوازی کرنی چاہئے کہ مہمان بوجھ بن رہے ہیں۔ جس سے کسی بھی قسم کی جذباتی تکلیف کسی کو پہنچنے کا احتمال ہو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے تو صدقہ دے کر احسان جتانے والے کو بھی بڑا ناپسند فرمایا ہے کہ اچھی بات کہنا اس سے بہتر ہے کہ کسی کی مدد کر کے پھر احسان جتاؤ یا ایسے الفاظ کہو جس سے اس کو تکلیف پہنچے اور مہمان نوازی تو مہمانوں کا حق ہے۔ اس کی مہمان نوازی کر کے پھر باتیں بنانا یہ انتہائی گھٹیا فعل ہے۔ بعض ایسے لوگ جو ایسی حرکتیں کرتے ہیں، یہاں تک کر جاتے ہیں کہ میرے ساتھ جو لوگ آئے ہوئے ہیں ان سے بھی ایسی باتیں کرتے ہیں جو جذباتی ٹھیس پہنچانے والی ہوں۔ فی الحال میں اشارۃً سمجھا رہا ہوں۔ ضرورت پڑی تو یہ بھی کبھی کھول کر بیان کر دوں گا لیکن اللہ کرے ضرورت نہ پڑے اور جو ذمہ دار ہیں ان کو پہلے ہی ہوش آ جائے۔ لیکن بہرحال مجھے امید ہے کہ جو لوگ بھی متعلقہ اشخاص ہیں وہ اپنی غلطی کو سمجھتے ہوئے استغفار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو عقل اور سمجھ دے اور وہ اپنے فرائض اس کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ادا کرنے والے ہوں۔

جلسہ کے حوالے سے یہ بات بھی یاد رکھیں کہ آپ میں سے ہر ایک کو اپنے ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ڈیوٹی والے کارکنان ہیں ان سے ہر شامل ہونے والا مکمل تعاون کرے۔ سکیورٹی کے مسائل اب ہر جگہ ہیں اس لئے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور تمام شامل ہونے والوں کو ان برکات کو سمیٹنے والا بنائے جو اس جلسہ سے وابستہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ہم پورا کرنے والے ہوں اور آپ کو اپنی جماعت سے جو توقعات ہیں ہم اپنی زندگیوں کا حصہ انہیں بنانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔

☆......☆......☆

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS

SINCE 1985

EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2014ء

بچپن سے ہی تمہارے ذہن میں شرک کے خلاف بات آنی چاہیئے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی تم نے اللہ تعالیٰ کو پہلے رکھنا ہے

بڑا جہاد یہ ہے کہ اپنے نفس کے خلاف جہاد کرو۔ یعنی اپنے دل کی جو برائیاں ہیں ان کو دور کرو یہ بھی جہاد ہے۔ تبلیغ اسلام کرو یہ بھی جہاد ہے قرآن کریم کے ذریعہ سے تبلیغ کرنا یہ بھی جہاد ہے۔ اگر تم اپنے نیک کام کرنے کے لئے کوشش کرتے ہو تو تم جہاد کر رہے ہو۔ تمہارے اندر کوئی برائیاں ہیں تو ان کو دور کرنے کیلئے تم کوشش کرو تو یہ تمہارا جہاد ہے۔ اگر تم تبلیغ کرتے ہو اور یہاں جرمنوں کو لٹریچر پمفلٹ تقسیم کرتے ہو تو یہ بھی جہاد ہے۔

وقف نو کیلئے میں نے ہدایت دی ہوئی ہے کہ جماعت کی طرف سے گائیڈنس اور کونسلنگ پوری مکمل ہونی چاہئے جن کی ہمیں زیادہ ضرورت ہے وہ ڈاکٹرز ہیں ٹیچرز ہیں۔ ٹرانسلیشن کرنے والے ہیں۔ زبانوں کے ماہر ہیں۔ انجینئرز ہیں، آرکیٹیکٹ ہیں بعض دفعہ وکیلوں کی بھی ضرورت پڑتی ہے

ساری واقفات نو کو چاہئے کہ آیت الکرسی یاد کریں اور رات کو سوتے ہوئے اپنے اوپر پھونکا کریں تا کہ تم لوگوں میں نیکیوں کی روح پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آؤ۔

واقفـــــین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زریں نصائح

(رپورٹ مرتّبہ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

8 جون 2014ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

دو مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کیلئے آئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک Mr. Stefan Hoesel ہیں جو کولون یونیورسٹی میں Educational Science میں Ph.D کر رہے ہیں انہیں اپنی تعلیم کے سلسلہ میں جماعت سے تعارف ہوا وہ اس وقت نوجوانوں کے نظریہ سے دنیا میں مذہب کی ضرورت پر تحقیق کر رہے ہیں۔ دوسرے Dr. Nils Koebel تھے جو مائنز یونیورسٹی میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ اپنی Post Doctoral ڈگری کر رہے ہیں۔ یہ اپنی تحقیق مذہب میں اخلاقی اقدار کے بارہ میں کر رہے ہیں۔ ایک بجکر پانچ منٹ پر ان دونوں احباب کی حضور انور سے ملاقات ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دوران گفتگو فرمایا:

بغیر مذہب کے اخلاقی اقدار کی کوئی اہمیت نہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو مبعوث فرماتا رہا ہے تا وہ ان اخلاقی اقدار کو زندہ رکھیں۔ اسی لئے تو مختلف لوگوں نے ایک ہی پیغام دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ کا مسیح و مہدی بنا کر بھیجا تا حقیقی اسلام سے دور بھٹکے ہوئے مسلمانوں کی اصلاح کریں۔

Stefan صاحب نے اس بات کا اظہار کیا کہ اخلاق مذہب کے بغیر بھی ہو سکتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہاں ہو سکتے ہیں مگر وہ بہت محدود ہوتے ہیں اور جو ہوتے ہیں وہ بھی بہر حال مذہب کے مرہون منت ہی ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور انور نے ماؤزے تنگ کی مثال دی کہ ایک پاکستانی منسٹر ان کو China میں ملا اور ان سے پوچھا کہ ایسے اعلیٰ درجہ کی اخلاقی اقدار کس طرح اپنائی ہیں۔ کہاں سے یہ اخلاق لئے ہیں۔ ماؤزے تنگ نے یہ جواب دیا کہ واپس اپنے ملک جاؤ اور قرآن کریم کی تعلیم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کرو تو اعلیٰ درجہ کے اخلاقی اقدار کو اپنا سکو گے۔

حضور انور نے مہمان کے ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہودیت اور عیسائیت کی تعلیم بہت ملتی جلتی ہے لیکن پھر ان دونوں کے ماننے والوں میں بہت سے اختلافات پائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اصل مشکل یہ ہے کہ تعلیم تو ہے مگر اس پر عمل نہیں۔ مثلاً انہیں یہ حکم ہے کہ جس نے ایک جان کو قتل کیا تو اس نے گویا سارے جہاں کو قتل کر ڈالا۔ مگر اس پر کون کہاں عمل کر رہا ہے۔ یہی معاملہ مسلمانوں کے ہاں ہے۔ اسی لئے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کو زندہ کرنے کیلئے بانی جماعت احمدیہ کو بھیجا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا مطالعہ کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جس کے بارہ میں مہمانوں نے بتایا کہ انہیں یہ کتاب ابتداء میں ہی دی گئی تھی اور اسے انہوں نے بیچ بیچ میں سے پڑھا بھی ہے اس پر حضور انور نے انہیں پوری طرح پڑھنے کیلئے کہا۔

Dr. Nils Koebel نے نہایت محبت کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا اور چاکلیٹ کا تحفہ پیش کیا۔ جسے حضور انور نے ازراہ شفقت قبول فرمایا اور شکریہ ادا کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان دونوں مہمانوں کو قلم عطا فرمائے۔ آخر پر دونوں مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ یہ ملاقات ایک بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ یہ دونوں مہمان حضور انور سے ملاقات کے بعد انتہائی جذباتی تھے۔ خوشی سے ان کے چہرے تمتما رہے تھے اور بار بار اس بات کا اظہار کرتے تھے کہ انہیں یقین نہیں کہ اتنی بڑی ہستی نے انہیں شرف ملاقات بخشا ہے اور بڑا وقت دیا ہے اور گفتگو کی ہے۔ انہوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ ایک صاحب نے یہ تصویر پرنٹ کروا کر اپنے دفتر میں آویزاں بھی کر لی ہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں:

اس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا پروگرام جاری رہا۔ آج صبح کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 24 فیملیز کے 99 افراد اور اس کے علاوہ پچاس سنگل افراد یعنی کل 149 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے یہاں پہنچی تھیں۔

Marburg, Kranichstein, Usingen, Fulda, Bensheim, ویزدبان، منہائم، Bad Nauheim, Eichworms, Klein Gerau, Nidda ڈارمسٹڈ Wabern, Bielefeld, Soest, Riedstapt, Oberusel Mainz, Olpe، رُسل ہائم، Hannover, Hanau, Dreieich, Duren.

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

واقف نو بچوں اور بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاسز

آج پچھلے پہر واقف نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاسز کا پروگرام تھا ان کلاسز کا انعقاد مسجد کے مردانہ ہال میں کیا گیا۔

چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفین نو بچوں کی کلاس میں تشریف لائے۔ کلاس کا موضوع ہستی باری تعالیٰ رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیزم دانیال احمد داؤد نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم طلحہ احمد نے پیش کیا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں پر مشتمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث عزیزم فہیم احمد نے پیش کی اور ساتھ ساتھ اس کا اردو ترجمہ عزیزم علی فراز نے پڑھ کر سنایا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا صفات کے تراجم میں سے بعض ایسے ہیں جن کی ان بچوں کو سمجھ ہی نہیں آ سکتی۔ ان کو جرمن میں بتاتے تو زیادہ سمجھ آتی۔ اردو سکھانی ہے تو چھوٹی چھوٹی باتوں سے سکھائیں اور جو مشکل باتیں ہیں وہ ان کو ان کی زبان میں سکھائیں۔

بعد ازاں عزیزم محمود ادیب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

''آؤ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ علیم ہے کیونکہ میں ایک انسان ہونے کی وجہ سے علم کامل نہیں رکھتا لیکن خدا مجھے کہتا ہے کہ یہ چیز یوں ظاہر ہوگی اور پھر باوجود ہزاروں پردوں کے پیچھے مستور ہونے کے بالآخر وہ چیز اسی طرح ظاہر ہوتی ہے جس طرح خدا نے کہا تھا۔ آؤ اور اس کا امتحان کر لو۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ قدیر ہے کیونکہ میں بوجہ بشر ہونے کے قدرتِ کاملہ نہیں رکھتا لیکن خدا مجھے کہتا ہے کہ میں فلاں کام اس اس طرح پر کروں گا۔ اور وہ کام انسانی طاقت سے اُس طرح پر نہیں ہو سکتا اور اس کے راستے میں ہزاروں روکیں حائل ہوتی ہیں مگر پھر بھی وہ اسی طرح ہو جاتا ہے جس طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ آؤ اور اس کا امتحان کر لو۔

میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ سمیع ہے اور اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے۔ کیونکہ میں خدا سے ایسے کاموں کے متعلق دعا مانگتا ہوں جو ظاہر میں بالکل انہونے نظر آتے ہیں مگر خدا میری دعا سے اُن کاموں کو پورا کر دیتا ہے۔ آؤ اور اس کا امتحان کر لو میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ نصیر ہے۔ کیونکہ جب اُس کے نیک بندے چاروں طرف سے مصائب اور عداوت کی آگ میں گھر جاتے ہیں تو وہ اپنی نصرت سے خود اُن کیلئے مخلصی کا رستہ کھولتا ہے۔ آؤ اور اس کا امتحان کر لو۔

میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ خالق ہے

کیونکہ میں بوجہ بشر ہونے کے خلق کی طاقت نہیں رکھتا مگر وہ میرے ذریعہ اپنی خالقیت کے جلوے دکھاتا ہے جیسا کہ اُس نے بغیر کسی مادہ کے اور بغیر کسی آلہ کے میرے کُرتے پر اپنی روشنائی کے چھینٹے ڈالے۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔

میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ متکلم ہے اور اپنے خاص بندوں سے محبت اور شفقت کا کلام کرتا ہے۔ جیسا کہ اُس نے مجھ سے کیا۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔

میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ ربّ العالمین ہے اور کوئی چیز اُس کی ربوبیت سے باہر نہیں۔ کیونکہ جب وہ کسی چیز کی ربوبیت کو چھوڑتا ہے تو پھر وہ چیز خواہ وہ کوئی ہو قائم نہیں رہ سکتی۔ آؤ اور اس کا امتحان کرلو۔

پھر میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ مالک ہے کیونکہ مخلوقات میں سے کوئی چیز اُس کی حکم عدولی نہیں کرسکتی۔ اور وہ جس چیز پر جو بھی تصرف کرنا چاہے کرسکتا ہے۔ پس آؤ کہ میں تمہیں آسمان پر اُس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں زمین پر اُس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں ہوا پر اُس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں پانیوں پر اُس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں پہاڑوں پر اس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں قوموں پر اُس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں حکومتوں پر اُس کے تصرفات دکھاؤں اور آؤ کہ میں تمہیں دلوں پر اُس کے تصرفات دکھاؤں پس آؤ اور امتحان کرلو۔“

(”ہمارا خدا“ صفحہ 250)

بعد ازاں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا منظوم کلام

مجھے دیکھ طالبِ منتظر، مجھے دیکھ شکل مجاز میں
جو خلوص دل کی رمق بھی ہے ترے اِدّعائے نیاز میں

عزیزم کاشف اقبال نے ترنم کے ساتھ پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کلاس میں شامل بچوں کی تعداد اور عمر کے حوالہ سے دریافت فرمایا جس پر سیکرٹری وقف نو نے عرض کیا۔ جرمنی بھر سے بارہ تا پندرہ سال کی عمر کے تقریباً تین صد واقفین نو بچے اس کلاس میں شامل ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ جن کی جامعہ احمدیہ میں جانے کی خواہش ہے وہ ہاتھ کھڑا کریں تو اس پر بڑی تعداد میں بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے اور جامعہ احمدیہ میں جانے کے عزم کا اظہار کیا۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ پوری کلاس چلی جائے گی تو پھر جامعہ والوں کو ایک اور بلاک کھولنا پڑے گا۔ اچھی بات ہے ماشاء اللہ اپنے اس عزم کو قائم رکھیں۔ یہ نہ ہو کہ جب سیکنڈری سکول کرلو، Gymnasium کے بعد Abitur کرلو تو کہہ دو کہ ہماری نیت بدل گئی ہے۔ اب ہمارا ارادہ ہے کہ ہم فلاں فیلڈ میں چلے جائیں اس لئے وقف کرنا ہے ساروں نے اور پھر جامعہ میں جانا ہے تو وقف کا مطلب ہے کہ پھر تم لوگوں کو جرمنی چھوڑ کر کہیں اور بھی جانا پڑے تو جانے کے لئے تیار ہو۔

اس پر طلباء نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم ہر جگہ جانے کیلئے تیار ہیں۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ کیا Riel Schuee کرنے کے بعد ہم جامعہ میں داخلہ لے سکتے ہیں کہ نہیں۔ یہ دسویں کلاس کے برابر ہے اس پر حضور انور نے فرمایا کہ دسویں کلاس کے بعد اگر تم کوالیفائی کرلو اور جامعہ نے داخلہ کا جو معیار رکھا ہوا ہے تم اس پر پورا اُترتے ہو۔ اگر تمہارا اردو ٹھیک ہے۔ تمہیں قرآن شریف پڑھنا آتا ہے، تمہیں عربی آتی ہے۔ تمہیں نماز آتی ہے، تمہیں ترجمہ آتا ہے اور جامعہ کے ٹیسٹ کوالیفائی کرلیتے ہو تو ٹھیک ہے۔ لیکن یہاں والوں کو جرمن زبان بھی آنی چاہئے۔ اگر تم آبی ٹور وغیرہ کرلو تو جرمن زبان تمہاری اچھی ہو جاتی ہے اس لئے جامعہ والے ابی ٹور (Abitur) کو پریفر کرتے ہیں لیکن اگر تم پڑھائی میں اچھے ہو تو دوسری زبانیں بھی تو سکھائی جاسکتی ہیں۔ ضروری تو نہیں کہ جتنے ہاتھ کھڑے ہوئے ہیں یہ سارے مبلغ جرمنی کو دیے جائیں۔ دوسرے ملکوں میں بھی جانے ہیں۔ ان کو فرنچ بھی سکھانی ہے۔ اور فلمش بھی سکھانی ہے اور انگلش بھی سکھانی ہے اور دوسری زبانیں بھی سکھانی ہیں۔ اس لئے اگر کوالیفائی کرلو تو جامعہ میں جاسکتے ہو۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا جب آدمی گھر کے اندر باجماعت نماز پڑھا رہا ہو اور اس کے پیچھے عورتیں ہوں تو پھر آدمی نے ہی کیوں تکبیر کہنی ہوتی ہے۔ عورت کیوں نہیں کہہ سکتی۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر مرد امام کے پیچھے صرف گھر کی عورتیں ہیں تو وہ تکبیر کہہ سکتی ہیں۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ رمضان کے روزے رکھنے کی عمر کتنی ہوتی ہے یا کب سے روزے رکھنے کی اجازت ہوتی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اگر تو صحت مند جسم ہے تمہاری طرح کا تو تم روزے رکھ سکتے ہو۔ جب برداشت کرسکتے ہو تو رکھ لو۔ لیکن یہ جو گرمیوں کے روزے ہیں لمبے ہوتے ہیں ان میں طلباء کو احتیاط کرنی چاہئے۔ ہاں ایک دو روزے رکھ کر عادت لینی چاہئے۔ اگر برداشت کرسکتے ہو تو تھوڑے تھوڑے روزے رکھ کر عادت ڈال لینی چاہئے اور اگر امتحان وغیرہ ہو رہے ہیں تو ان میں بہرحال ایک بوجھ پڑ رہا ہوتا ہے اس لئے ان دنوں میں پھر نہ رکھو۔ لیکن جب تم جوان ہو گئے، سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں بالغ ہو گئے تو پھر تمہارے اوپر فرض بن ہی جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کوئی معین عمر تو کہیں نہیں لکھی ہوئی لیکن بہرحال عادت ڈال لینی چاہئے۔ بچپن میں بالکل چھوٹی عمر میں بچوں کو نہیں کہنا چاہئے کہ روزہ رکھیں۔ بعض مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ کم عمر بچوں کو روزہ رکھوا دیتے ہیں۔ لمبے دن ہوتے ہیں۔ بچہ پیاس سے تڑپ رہا ہوتا ہے۔ اس کو کمرے میں بند کردیتے ہیں۔ اس طرح پاکستان میں کئی واقعات ہوتے ہیں کہ بند کردیتے ہیں اور شام کو جب دروازہ کھولتے ہیں تو بچہ مرا پڑا ہوتا ہے تو یہ بھی ظلم ہے اس کی قطعاً اجازت نہیں۔ اس لئے جب تک تمہیں برداشت ہے رکھ لو۔ ایک آدھ روزہ رکھ سکتے ہو۔ جس دن موسم ٹھنڈا ہو اُس دن رکھ لیا کرو۔ آج کل تمہاری عمر کسی بھی روزے کے فرض ہونے کی نہیں ہے۔

❁ ایک واقف نو بچے نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کیا کہ میرے کان کے چار آپریشن ہو چکے ہیں۔ بائیں کان سے سنتا ہوں جو دایاں کان ہے یہ اب تک صحیح نہیں ہو سکا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ قرآن مجید میں سورۃ رحمن میں جن و انس کا ذکر ہے۔ انس سے مراد انسان اور جنوں سے مراد کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ جنوں سے مراد بہت ساری چیزیں ہوسکتی ہیں۔ کوئی بھی چھپی ہوئی چیز جو ہے اسے جن کہتے ہیں۔ اس لئے حدیث میں بیکٹیریا کے لئے بھی جن کا لفظ استعمال ہوا ہے اور حدیث میں ذکر ہے اگر تمہیں باہر جنگل میں رفع حاجت کے بعد صفائی کرنی پڑے تو اگر کوئی ہڈی مل جائے تو اس کے ساتھ نہ کرو کیونکہ اس میں جراثیم ہوتے ہیں۔ چھپی ہوئی چیزیں ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کی بجائے پتھر استعمال کرو۔

حضور انور نے فرمایا اسی طرح پہاڑوں میں چھپے ہوئے لوگوں کو بھی جن کہتے ہیں۔ بڑے لوگ جو دنیا میں سامنے نہیں آتے وہ بھی جن ہیں تو اس طرح بعض انسان جن اس لحاظ سے بھی ہوتے ہیں کہ وہ عام انسانوں سے اپنے آپ کو ذرا اوپر سمجھتے ہیں۔ تو اس طرح مختلف قسم کی کیٹگریز ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ہر چھپی ہوئی چیز یا اپنے آپ کو دوسرے سے علیحدہ رکھنے والے جو لوگ ہیں ان کے لئے جن کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

❁ ۔ایک واقف نو نے سوال کیا۔ جس دن آپ حضور بنے تھے اس دن آپ کو کیسا محسوس ہو رہا تھا۔ یہ تو بڑی ذمہ داری ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم اس دن کی ویڈیو دیکھ لینا۔ تمہیں پتہ لگ جائے گا کئی جگہ ایم ٹی اے والوں نے تصویریں لی ہوئی ہیں ان کو کہنا کہ تمہیں دکھا دیں۔ تمہیں میری شکل نظر آجائے گی کہ کیسا لگ رہا تھا۔

ایک واقف نو نے سوال کیا کہ خلافت سے پہلے حضور Riding کرتے تھے تو کیا اب بھی حضور کو Riding کیلئے وقت ملتا ہے۔

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا:۔

Riding تو میں پہلے بھی باقاعدہ نہیں کرتا تھا۔ ہاں جب میں پڑھتا تھا تو اس وقت Riding کیا کرتا تھا لیکن اب تو وقت نہیں ملتا۔ لیکن کبھی کبھی دو چار مہینے بعد اسلام آباد میں جا کر وہاں Riding کرتے ہوئے دیکھ لیتا ہوں اسلام آباد میں جماعت نے وہاں گھوڑے رکھے ہوئے ہیں وہاں جامعہ کے لڑکے Riding کرنے جاتے ہیں۔ بچے اطفال Riding کرتے تو کبھی کبھی جب موقع ملے تو جا کر دیکھ لیتا ہوں۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ وقف نو کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وقف نو کا مطلب ہے نیا وقف۔ یعنی جو ایک نئی سکیم بچوں کو وقف کرنے کی نکلی ہے۔ جس میں ماں باپ اپنے بچوں کو ان کی پیدائش سے پہلے وقف کردیتے ہیں اور جب بچہ بڑا ہو جائے۔ ہوش میں آجائے۔ پھر وہ دوبارہ بونڈ لکھے کہ میں اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتا ہوں۔ ایک وقف اولاد ہوتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوگیا۔ اس وقت دو چار چھ سال کا ہوگیا اس وقت ماں باپ کی خواہش ہوتی ہے بچوں کو وقف کردیں تو وہ وقف وقف اولاد میں شمار ہوتا ہے اور یہ پہلے سے ایک سکیم جاری ہے۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ ہماری ایک اسلامی نمائش ہوئی تھی اس میں ایک عیسائی دوست نے ہم سے پوچھا تھا کہ سورۃ المائدہ میں خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ آپ نے اپنی قوم کو یہ ہدایت دی تھی کہ آپ کی قوم آپ کی اور آپ کی ماں کی عبادت کریں۔ تو عیسائی بعد میں یہ کہتے ہیں کہ ہم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں کی عبادت کرتے ہی نہیں۔ جب کہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ کرتے ہیں تو اس طرح وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ نعوذ باللہ قرآن کریم غلط ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ پہلے تو آیت نکالو اور آیت پڑھو اور ترجمہ پڑھو اور پھر سوال کرو۔ جب سوال قرآن شریف کی ایک آیت کے حوالہ سے کر رہے ہیں تو آیت پڑھ کے سوال کیا کرتے ہیں پھر اس کا ترجمہ کرتے ہیں تا کہ صحیح طرح سمجھ آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عبادت کیوں نہیں کرتے۔ حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر بٹھایا ہوا مانتے ہیں۔ یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر چلے گئے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ تین خدا ہیں۔ تین خدا مانتے ہیں، باپ بیٹا اور روح القدس۔ جب تین خدا آگئے تو پھر عبادت تو خدا کی کی جاتی ہے۔ پوجا جاتا ہے۔ جب مانگتے ہیں تو عیسیٰ کے نام سے مانگتے ہیں۔ وہ خدا کیلئے ہاتھ اٹھانے کی بجائے یوں یوں کراس لگاتے ہیں۔ تو پھر یہی چیزیں عبادت ہیں اور کیا عبادت ہے؟ ہر چیز جو مانگتے ہیں وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ نے ہمیں دے دی۔ اب ان سے کہو کہ اب یہ بات چھوڑ و اپنے نظریات اور باتیں بدلتے رہتے ہو۔ اب تو ویٹیکن والوں نے بھی یہ اعلان کردیا تھا کہ جو عیسیٰ نے آنا تھا وہ کوئی نہیں آنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب عیسائیوں میں بھی بہت سارے فرقے ہیں جن کے مختلف نظریات ہیں اور پھر بہت ساری بائبل کی ایسی آیتیں ہیں جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعتراض کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بعد ان کو بائبل سے نکال دیا گیا۔ تو یہ تو خود ایسی چیزیں ہیں جس سے شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں ان کو شک پڑتا رہتا ہے اب جیسا کہ میں بتا رہا ہوں کہ ویٹیکن والوں نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے جو کہا تھا کہ میں نے دنیا میں آنا ہے۔ وہ

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ
(الیس اللہ بکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works
Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)
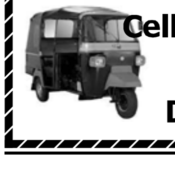
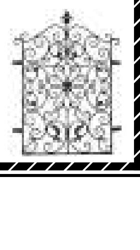

قربانی، صدقہ، شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے و مرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے
SINDHI BROTHERS
& MEAT SHOP

Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

دنیا میں نہیں آنا اس وقت انہوں نے شراب شاید پی ہوگی اور شراب کے نشہ میں یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے آنا ہے۔ یہ لکھا ہوا آج کل انٹرنیٹ پر بھی Available ہے۔ تم بے شک پڑھ لو۔ جرمن میں بھی انگلش میں بھی ہر جگہ ویٹیکن والوں کے پادریوں کا یہ بیان ہے۔ اب وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کوئی اور کام سپرد کر دیا ہے جس کو کرنے کیلئے وہ کچھ اور کر رہے ہیں۔ دنیا کی اصلاح تو ہوئی نہیں کسی اور دنیا کی اصلاح کیلئے اب عیسیٰ کو بھیج دیا ہے۔ تو ان کی تو یہ باتیں ہیں۔ قرآن شریف جو کہتا ہے سچ کہتا ہے صحیح کہتا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں وہ بدلتے رہتے ہیں جس طرح کہ میں نے بتایا کہ بائبل کی بہت ساری ایسی آیتیں ہیں جب ان پر اعتراض کرو تو جو نئی پرنٹ کرتے ہیں ان میں وہ بدلنے لگ جاتے ہیں اور پھر بائبل بھی ایک دوسرے سے مطابقت نہیں رکھتی۔ مختلف قسم کے ورژن ہیں تو انہوں نے اللہ کے علاوہ اور معبود بنائے ہوئے ہیں اور انکو شریک ٹھہرایا ہوا ہے۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ یہ جنت ہر ماں کے قدموں کے نیچے ہے یا صرف مسلمان ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: جنت ماں کے قدموں کے نیچے سے مراد یہ ہے کہ ماں اگر اچھی تربیت کرتی ہے اور بچہ نیک ہوتا ہے۔ نیک کام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو وہ بچہ نیک کاموں کی وجہ سے جنت میں جائے گا۔ اور اگر کوئی بھی ماں ہو، وہ اگر اپنے بچے کی تربیت ایسے کر دے کہ خدا کو پہچاننے والے ہوں اور اس تلاش میں ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں ان کو ہم مانیں تو وہ جنت میں لے جانے والی ہے۔ اب حضرت موسیٰ نے بھی اپنے بعد آنے والے نبی کی خبریں دیں۔ حضرت عیسیٰ نے بھی خبر دی تو یہ سب جو پرانے نبی ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر دی۔ اگر وہ ان کو نہیں مانتے تو وہ مؤمن نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کہا ہے کہ جو عیسائی ہے یہودی ہے مجوسی وہ بخشا جائے گا۔ یعنی وہ مومن ہو تو جنت میں جائے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ لوگ اپنی اس نیکی کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کی بیعت میں آجائیں گے ان کو مان لیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ سے جزاء پائیں گے۔ باقی جنت یا دوزخ کا فیصلہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ یہ انسانوں کا کام نہیں۔ اس سے مراد یہی ہے کہ ایک مؤمن عورت مسلم عورت اگر اپنے بچے کی نیک تربیت کرتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلنے والا بناتی ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بناتی ہے۔ اور نیک کام کرنے والا بچہ ہے نیکیوں کو پھیلانے والا بچہ ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ باقی یہ کہنا کہ دوسری مائیں جو مسلمان نہیں ہیں وہ اپنے بچوں کی تربیت بھی کریں تو جنت میں نہیں جائیں گی ایسا نہیں کہا جاسکتا کیونکہ بہت سارے اعلیٰ اخلاق ہیں اور اللہ تعالیٰ تو بخشنے والا ہے کسی کو بھی کسی نیکی کے اوپر جنت میں بھیج سکتا ہے۔ دو آدمیوں کی بحث ہوگئی۔ ایک نے کہا کہ تم ایسے ایسے برے کام کرتے ہو تم جنت میں نہیں جا سکتے۔ میں دیکھو کتنے نیک کام کرتا ہوں، میں عبادت کرتا ہوں اور میرا بڑا اونچا مقام ہے۔ خیر مرنے کے بعد دونوں اللہ کے حضور پیش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے کہا تم کون ہوتے ہو جنت یا دوزخ کا فیصلہ کرنے والے۔ میں ہوں جس نے جنت اور دوزخ میں ڈالنا ہے۔ جس کو تم کہتے ہو کہ تم جنت میں نہیں جاؤ گے تم دوزخ میں جاؤ گے۔ اس میں جنت میں بھیج رہا ہوں اور تم کو جو تکبر پیدا ہو گیا تھا کہ میں بڑا ہی عبادت گزار ہوں، نیک کام کرتا ہوں تمہیں دوزخ میں ڈالتا ہوں۔ یہ فیصلے اللہ نے کرنے ہیں باقی اس سے مراد یہ ہے کہ اگر ماں اچھی نیک تربیت کرتی ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسی مسلمان مومن ماں کے بچے جو ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں جانے والے ہوں گے ان نیک کاموں کی وجہ سے جو وہ اچھی تربیت کی وجہ سے کریں گے۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جماعت کی طرف سے جو کیلنڈر ملتے ہیں ان پر آیات لکھی ہوتی ہیں یا خلفاء کی تصاویر بنی ہوتی ہیں۔ جب سال گذر جاتا ہے تو اس کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کو اگر سٹور نہیں کر سکتے تو جلا دیا کرو یا Shred کر دیا کرو۔ یہاں شریڈر ملتے ہیں ان میں ڈال دو۔ ہر گھر میں تو شریڈر نہیں ہوتا اس لئے تم جلا دیا کرو۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کا جو نام ہے یہ کس نے رکھا ہے اور کیسے رکھا گیا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی رکھا ہے اور 1901 میں جب مردم شماری ہوئی۔ یہاں جرمن میں مردم شماری کو Volkszahlung کہتے ہیں۔ مردم شماری حکومت کرتی ہے کہ ہماری آبادی ملک کی کتنی ہے۔ کتنے مرد ہیں، کتنی عورتیں ہیں، کتنے بچے ہیں۔ کس کس مذہب کے لوگ رہنے والے ہیں۔ ہر دس سال کے بعد کرتے ہیں۔ تو انڈیا میں 1901ء میں جو مردم شماری ہوئی تھی اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد کو کہا کہ ہمیں دوسرے مسلمانوں سے ممتاز کرنے کے لئے علیحدہ رکھنے کیلئے یہ بتانے کیلئے کہ ہم احمدی ہیں، احمدی مسلمان ہیں، جنہوں نے مسیح موعود کو مانا ہے تو تم اپنے ساتھ احمدی مسلمان لکھنا۔ اس مردم شماری کے جب فارم آئے تو اس میں احمدی مسلمان لکھنا تا کہ پتا لگ جائے کہ ہم احمدی ہیں اور ملک کو بھی پتا لگ جائے کہ ہماری کتنی تعداد ہے؟ اس لئے احمدی نام رکھا گیا اور اس وقت سے رکھا گیا۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ پرانے زمانے میں لوگوں کو پتہ کیسے چلتا تھا کہ میں ایک نبی ہوں؟ اس پر حضور نے فرمایا نئے زمانے میں کس طرح پتہ لگتا ہے؟

کسی ٹیلی ویژن پر اناؤنسمینٹس ہوتی ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ جس زمانے میں آنحضرت ﷺ کی اتباع میں آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی موعود تشریف لائے جن کو آنحضرت ﷺ نے نبی اللہ کا نام دیا۔ اور وہ نبی تھے تو اس زمانے میں بھی کوئی ٹیلی ویژن یا ریڈیو یا کہیں اور اناؤنسمنٹ تو نہیں ہوئیں۔ پریس اس وقت جاری ہو گئے تھے لیکن آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ میں نبی ہوں پھر آہستہ آہستہ دنیا کو پتا لگنا شروع ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں تو پریس وغیرہ نہیں تھے۔ پھر اسی لئے آپ نے دنیا کے مختلف جو بادشاہ تھے ان کو تبلیغ کے خط لکھے کہ تمہاری مختلف مذاہب کے نبیوں کی پیشگوئیوں کے مطابق جو نبی آخری شریعت لے کے آنے والا تھا وہ آ گیا ہے اور وہ میں ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مختلف بادشاہوں کو خط لکھے تو اس طرح ان بادشاہوں تک پیغام پہنچا۔ پھر جو مسلمان تھے صحابہ تھے وہ مختلف جگہوں پر گئے اور جب تبلیغ کی تو بتایا کہ نبی آ گیا ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جنگوں کے ذریعہ اسلام پھیل گیا۔ جنگوں سے نہیں پھیلا۔ اب چین کے ساتھ عربوں کی کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ لیکن چین میں بھی کروڑوں مسلمان ہیں۔ اس زمانے میں صحابہ وہاں گئے تھے جنہوں نے وہاں تبلیغ کی اور چینی مسلمان ہو گئے۔ اسی طرح دنیا کی مختلف جگہوں پر مسلمان ہوئے۔ تو اس طرح تبلیغ کر کے یہ پیغام پہنچایا کہ جس نبی نے آنا تھا وہ آ گیا اور آنحضرت ﷺ ساری دنیا کے لئے نبی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا کہ اعلان کر دو کہ میں تمام دنیا کے انسانوں کے لئے نبی ہوں۔ اس لئے آپ نے ساری دنیا کو پیغام بھیجا اور آپ کا پیغام دنیا میں پہنچا۔ پہلے جو نبی آتے تھے وہ اپنے اپنے علاقوں کے لئے ہوتے تھے۔ تھوڑے تھوڑے علاقوں کیلئے ہوتے تھے۔ مثلاً کسی کی قوم ایک لاکھ ہے کسی کی دو لاکھ یا کسی کا تھوڑا سا علاقہ ہے۔ ان علاقوں میں وہ نبی تھے۔ ایک وقت میں دو دو نبی بھی ہوتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں حضرت ابراہیمؑ بھی نبی تھے، ساتھ دوسرا علاقہ تھا جہاں پیغام دینے والے حضرت لوطؑ کی قوم کیلئے پیغام لیکر پہنچے۔ حضرت لوط بھی نبی تھے۔ تو چھوٹے چھوٹے علاقوں میں تھے وہ اپنے علاقوں میں لوگوں کو بتایا کرتے تھے کہ ہم نبی ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ پیغام دے کر بھیجا ہے۔

❁ ایک واقف نو طالبعلم نے سوال کیا کہ پہلے تو جرمنی میں جامعہ نہیں تھا لندن میں تھا تو اب جرمنی میں بھی بن گیا ہے تو اب اگر کوئی لندن جامعہ میں جانا چاہے تو کیا وہ جا سکتا ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ بڑی اچھی بات ہے تم آنا چاہو میں تمہیں بلا لوں گا۔ اگر تم یہاں جرمنی سے لندن آ کے جامعہ میں پڑھنا چاہتے ہو تو تمہیں اجازت ہے بشرطیکہ ان کے پاس سیٹس ہوں۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ شرک کا معنی کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شرک کا معنی یہ ہے کہ شریک ٹھہرانا۔ اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو لے کے آنا۔ مثلاً اب تم یہ کہو کہ میں وہاں جاؤں گا اور فلاں شخص میری ضرورت پوری کر سکتا ہے جو مجھے پیسے دے سکتا ہے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہو تو اس کا مطلب ہے تم نے شرک کیا۔ ہمیشہ کہو کہ فلاں جگہ جاؤں گا تو انشاء اللہ تعالیٰ میں اسے وصول کر لوں گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی کام کرنے سے پہلے تم انشاء اللہ کہا کرو۔ جب انشاء اللہ کہا کرو گے تو اس کا مطلب ہے کہ جو اللہ چاہے تو یہ کام اللہ تعالیٰ کر دے گا۔ یہ کام ہو جائے گا۔ تو اس طرح تمہارے بچپن سے ہی تمہارے ذہن میں شرک کے خلاف بات آنی چاہیئے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی تم نے اللہ تعالیٰ کو پہلے رکھنا ہے۔ انشاء اللہ کہو پھر کام کرو کہ انشاء اللہ میں یہ کام کر لوں گا۔ اللہ چاہے گا تو میں کام کر لوں گا کسی دوسرے میں طاقت نہیں ہے کہ وہ میرے کام کر سکے۔ پھر بعض لوگ جو بتوں کو پوجتے ہیں اور بت سامنے رکھے ہوتے ہیں ان سے جا کے مانگتے ہیں۔ وہ بھی شرک ہے۔ حالانکہ مانگنا صرف اللہ سے چاہئے کسی کو اللہ کے مقابلے پر لا کر کھڑا کرنا یا اللہ کے برابر سمجھنا وہ شرک ہے۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ میں نے تین شعر نظم کے سنانے تھے میں نے اپنی امی سے وعدہ کیا تھا کہ میں آ کے سناؤں گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف دو شعر سنا دو۔ چنانچہ اس طفل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام ”حمد و ثناء اسی کو جو ذات جاودانی“...... سے دو شعر سنائے۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جو لوگ رمضان میں اعتکاف بیٹھتے ہیں وہ کیوں بیٹھتے ہیں۔ ویسے تو دوسرے لوگ بھی قرآن پڑھتے ہیں اور مکمل کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اعتکاف بیٹھنا ضروری تو نہیں ہوتا۔ تمہاری مرضی ہے بیٹھو نہ بیٹھو۔ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کی یہ سنت تھی۔ آپ رمضان کے آخری دس دنوں میں مسجد نبوی میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور اعتکاف بیٹھنے والا پھر دس دن کیلئے دنیا سے اس لحاظ سے علیحدہ ہو جاتا ہے کہ گھر کاروبار کی کوئی فکر نہیں رہتی۔ اعتکاف اس لئے بیٹھتے ہیں تا کہ ان ایام میں صبح سے لیکر شام تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ دوسرے لوگ جو روزے رکھتے ہیں تو وہ ساتھ ساتھ اپنے کام بھی کرتے ہیں۔ روزہ رکھ کے دفتر بھی چلے جاتے ہیں۔ شام تک چار بجے تک دفتر رہتے ہیں۔ وقت ملے تو شام کو آ کے آدھا رکوع ایک رکوع یا ایک سپارہ یا آدھا سپارہ تھوڑا سا قرآن شریف پڑھ لیتے ہیں۔ نمازیں کام کی وجہ سے مختصر کر کے پڑھتے ہیں۔ اعتکاف میں بیٹھنے والا جو نوافل کے وقت ہیں اُن میں نفل بھی پڑھ سکتا ہے ظہر سے پہلے تک اور ظہر کے بعد، پھر مغرب کے بعد عشاء کے بعد نوافل پڑھ سکتے ہیں۔ پھر قرآن کریم پڑھ سکتا ہے۔ حدیث پڑھ سکتا ہے دین کا علم بڑھا سکتا ہے دعائیں کر سکتا ہے۔ مکمل چوبیس گھنٹے اس کے پاس ہیں اس کی توجہ ان دس دنوں میں روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر رہتی ہے۔ اور یہ ایک زائد کام ہے جو وہ کر رہا ہوتا ہے اور وہ جو لوگ افورڈ کر سکتے ہیں وہ اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں بشرطیکہ مسجد میں بیٹھنے کی گنجائش بھی ہو۔ پس یہ سنت ہے

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اس سنت کی پیروی میں لوگ بیٹھتے ہیں۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ جہاد سے کیا مراد ہے؟ حضور انور کے دریافت فرمانے پر بچے نے بتایا کہ مجھے بس اتنا پتہ ہے کہ غلط چیز ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک پہلی بات یہ بتادوں کہ جہاد یا جنگ جب بھی مسلمانوں نے کی ہے تو مسلمانوں نے کبھی پہل نہیں کی۔ ہمیشہ ان پر حملہ ہوا یا ان کو تنگ کیا گیا تو مسلمانوں نے جواب دیا۔ ایک جہاد سے جنگ سے واپس آرہے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف آرہے ہیں اور بڑا جہاد یہ ہے کہ اپنے نفس کے خلاف جہاد کرو۔ یعنی اپنے دل کی جو برائیاں ہیں ان کو دور کرو یہ بھی جہاد ہے۔ تبلیغ اسلام کرو یہ بھی جہاد ہے قرآن کریم کے ذریعہ سے تبلیغ کرنا یہ بھی جہاد ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے قرآن کریم کے ذریعہ سے پیغام پہنچانا یہ بھی جہاد ہے۔ جہاد کوشش کرنے کو کہتے ہیں۔ کوئی بھی کوشش کسی کام کے کرنے کیلئے جو تم کرتے ہو۔ وہ جہاد ہے۔ اور اگر تم اپنے نیک کام کرنے کے لئے کوشش کرتے ہو تو تم جہاد کررہے ہو۔ تمہارے اندر کوئی برائیاں ہیں تو ان کو دور کرنے کیلئے تم کوشش کرو تو یہ تمہارا جہاد ہے۔ اگر تم تبلیغ کرتے ہو اور یہاں جرمنوں کو لٹریچر پمفلٹ تقسیم کرتے ہو تو یہ بھی جہاد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تم پوری توجہ سے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہو تو یہ بھی تمہارا علم بڑھانے کیلئے ایک جہاد ہے۔ صرف تلوار چلانا جہاد نہیں ہے۔ اس کو مسلمانوں نے غلط لے لیا ہے۔ یا مسلمانوں کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ اور ویسے آج کل کے عمل تو مسلمانوں کے یہی ہیں۔ اس لئے میں نے اس پر کافی سارے لیکچر دیئے ہوئے ہیں۔ تم ابھی اتنے بڑے ہوگئے ہو۔ سولہ سترہ سال کے ہو تو میرے لیکچر پڑھ لو تمہیں جہاد کی سمجھ آجائے گی۔

❁ ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ جب اپنے آپ کو وقف کرنے کا وقت آتا ہے تو وقف کرتے ہوئے اپنی پسند کی فیلڈ میں جاسکتے ہیں؟ مثلاً اگر کسی نے پائلٹ بننا ہے تو کیا وہ بن سکتا ہے۔؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ وقف نو ہو آپ نے پائلٹ بننا ہے تو آپ پہلے پوچھیں کہ میری بہت زیادہ خواہش پائلٹ بننے کی ہے۔ میں صرف پائلٹ ہی بن سکتا ہوں کچھ اور نہیں بن سکتا۔ تو پھر آپ کو یا خلیفہ وقت بتادے گا کہ آپ پائلٹ بن سکتے ہیں کہ نہیں بن سکتے۔ اگر آپ کو اجازت مل جائے تو بن جائیں۔ یا پھر یہ ہے کہ آپ اجازت لے کے یہ کہہ دیں کہ میں وقف نو سے باہر نکلنا چاہتا ہوں۔ میرے اماں ابا نے تو مجھے وقف کیا تھا۔ اگر جماعت کو ضرورت نہیں تو میری دلچسپی یہ ہے۔ مجھے اجازت دی جائے کہ میں یہ کام کرلوں۔ پھر کسی وقت کسی اور طریقے سے میں جماعت کی خدمت کرلوں گا۔ لیکن اس وقت وقف نو کی فہرست میں سے مجھے کاٹ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا وقف نو کیلئے میں نے ہدایت دی ہوئی ہے کہ جماعت کی طرف سے گائیڈنس اور کونسلنگ پوری مکمل ہونی چاہئے۔ جن کی ہمیں زیادہ ضرورت ہے وہ ڈاکٹرز ہیں ٹیچرز ہیں۔ ٹرانسلیشن کرنے والے ہیں۔ زبانوں کے ماہر ہیں۔ انجینئرز ہیں، آرکیٹیکٹ ہیں اور بعض شعبہ ایسے ہیں بعض دفعہ وکیلوں کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ جو مختلف Skills ہیں اگر جو طلباء زیادہ نہ پڑھ سکیں تو دوسرے مختلف فیلڈز میں بھی ان کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ پوچھ لو یا کچھ وقت کیلئے بعض لوگ کہہ دیتے ہیں اچھا ہماری یہ دلچسپی ہے ہمیں کم از کم دو سال، چار سال، چھ سال، اجازت دیں کہ ہم وہ کام کرلیں۔ تو ان کو اجازت مل جاتی ہے۔ لیکن وقف اصل یہی ہے کہ وہ چیز کرو جس کی جماعت کو ضرورت ہے۔

❁ ایک واقف نو نے سوال کیا کہ ہم کو یہ facebook استعمال کرنے سے کیوں منع کیا گیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کوئی حرام نہیں قرار دیا گیا۔ بند اس لئے کیا ہے کہ اس میں بہت ساری برائیاں سامنے آجاتی ہیں۔ تم لوگ ابھی بچے ہو چھوٹے ہو تم لوگوں کو پتا ہی نہیں لگتا کہ دوسرے لوگ تمہیں آہستہ آہستہ trap کر لیتے ہیں۔ اب جب تک تمہارا علم پورا نہ ہو جب تک تمہاری سوچ mature نہ ہو اس وقت تک تم استعمال نہ کرو۔ جماعت احمدیہ کا جو alislam.org ہے اس میں فیس بک بھی ہے۔ ہمارے پریس والوں نے ایک فیس بک بنائی ہوئی ہے۔ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ پرسنل فیس بک سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ تم لوگوں کو پورا علم نہیں ہے بعض دفعہ تم لوگ غلط ہاتھوں میں ٹریپ ہو جاتے ہو۔ اب دنیا میں بہت سارے فیس بک اکاؤنٹ ہیں۔ دنیا کو بھی realize ہو رہا ہے کہ انکو اب سمجھ آرہی ہے کہ فیس بک میں بعض دفعہ برائیاں زیادہ ہیں اس لئے امریکہ میں ہی گزشتہ دنوں میں قریباً کوئی چھ لاکھ اکاؤنٹس انہوں نے بند کردیئے۔ یہ کہہ کے کہ ہمیں فیس بک نے نقصان پہنچایا ہے۔ اگر ان لوگوں کو سمجھ آگئی ہے جو دنیادار ہیں تو ہم دینداروں کو زیادہ جلدی سمجھ آنی چاہیئے۔ ہاں اگر تمہیں تبلیغ کیلئے کرنا ہے تو alislam والی فیس بک استعمال کرلو۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان واقفین نو طلباء کو انعام عطا فرمائے جنہوں نے اپنی اپنی عمر کا نصاب وقف نو مکمل کرلیا اور اوّل دوم سوئم آئے۔

اس کے بعد ''واقفات نو'' کی کلاس کا آغاز ہوا۔ اس کلاس میں جرمنی بھر سے بارہ تا پندرہ سال کی تقریباً 300 واقفات نو شامل تھیں۔ اس کلاس کا موضوع ''دُعا'' رکھا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ندا خان نے پیش کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ امۃ الباقی مرزا نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ خدیجہ مسعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی اور اس کا ترجمہ عزیزہ سائرہ وحید نے پڑھ کر سنایا۔ حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ (اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا وہ رد نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

اس کے بعد عزیزہ مناہل نسیم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اُٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کردے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہوسکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 2003)

آپ مزید فرماتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ قبول دُعا میں ہمارے اندیشہ اور خواہش کے تابع نہیں ہوتا ہے۔ دیکھو بچے کس قدر اپنی ماؤں کو پیارے ہوتے ہیں اور وہ چاہتی ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔ لیکن اگر بچے بے ہودہ طور پر اصرار کریں اور رو کر تیز چاقو یا آگ کا روشن اور چمکتا ہوا انگارا مانگیں تو کیا ماں باوجود سچی محبت اور حقیقی دلسوزی کے کبھی گوارا کرے گی کہ اس کا بچہ آگ کا انگارہ لے کر ہاتھ جلالے یا چاقو کی تیز دھار پر ہاتھ مار کر ہاتھ کاٹ لے؟ ہرگز نہیں اسی اصول سے اجابت دعا کا اصول سمجھ سکتے ہیں۔ میں خود اس امر میں ایک تجربہ رکھتا ہوں کہ جب دعا میں کوئی جز و مضر ہوتا ہے تو وہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوتی ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۶۷ ایڈیشن ۲۰۰۳)

اس کے بعد حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کا منظوم کلام ''کچھ دعا کے متعلق'' عزیزہ سلمٰی بشریٰ گیسلر نے پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں عزیزہ ملیحہ احمد، عطیۃ الکریم، ھبۃ النور، دانیہ احمد چٹھہ اور عزیزہ خنسہ نوید نے مل کر ''قبولیت دعا کی شرائط'' کے عنوان سے درج ذیل مضمون پیش کیا۔

اطاعت:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے، اس سے سچا پیار نہیں ہے، اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کیلئے حاضر ہوتا ہے اس کی دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ یعنی خلیفہ وقت کی دعائیں اس کے لئے قبول نہیں کی جائیں گی۔ اسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو خاص اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے اس عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے ان میں میں آپ کی اطاعت کروں گا۔ ایسے مطیع بندوں کیلئے تو بعض دفعہ ہم نے یہ نظارے دیکھے۔ ایک دفعہ نہیں بسا اوقات یہ نظارے دیکھے کہ وہاں پہنچی بھی نہیں دعا پھر بھی قبول ہوگئی۔ ابھی لکھی جارہی تھی دعا تو اللہ اس پر پیار کی نظر ڈال رہا تھا اور وہ دعا قبول ہو رہی تھی۔ بعض دفعہ دعا بنی بھی نہیں تو وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ ایسا ایک بنیادی اصول ہے جس کو ہمیشہ ہر احمدی کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود سچے دل اور پیار سے بھیجتا ہے اور وفا کا تعلق ہے اپنے محبوب آقا سے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری دعائیں ہمیشہ کیلئے ایسے امتیوں کے لئے سنی جائیں گی۔ اور اگر وہ خلافت سے ایسا تعلق رکھتا ہے اور پوری وفاداری کے ساتھ اپنے عہد کو نبھاتا ہے اور اطاعت کی کوشش کرتا ہے تو اس کیلئے بھی دعائیں سنی جائیں گی بلکہ ان کہی دعائیں بھی سنی جائیں گی۔ اس کے دل کی کیفیت ہی دعا بن جایا کرے گی۔

(خطبہ جمعہ 16 جولائی 1982)

حقوق العباد:

حضرت مصلح موعودؓ قبولیت دُعا کا ایک اہم راز یہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اگر کوئی احسان مروّت اور رحم کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم کرتا ہے۔ تو دعاؤں کی قبولیت کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ دعا کرنے سے پہلے کوئی ایسا شخص تلاش کرنا چاہیئے جو کسی مصیبت اور تکلیف میں ہو۔ خواہ وہ تکلیف جانی ہو یا مالی، عزت کی ہو یا آبرو کی۔ کسی قسم کی ہو۔ تم کوشش کرو کہ دور ہو جائے۔ آگے دور ہو یا نہ ہو تم اس کے ذمہ دار نہیں ہو تم اپنی ہمت اور کوشش کے مطابق زور لگا دو اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور جاؤ اور جا کر اپنے مدّعا کیلئے دعا کرو۔ اس طریق کی دعا بہت حد تک قبول ہو جائے گی۔

تم خدا تعالیٰ کے کسی بندے کی تکلیف کو دور کرنے کیلئے جس قدر توجہ کروگے خدا تعالیٰ تمہاری تکلیف دور کرنے کیلئے اس سے بہت زیادہ توجہ فرمائے گا۔

(خطبہ جمعہ 28 جولائی 1916ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ خطبہ جمعہ ۱۲ اگست ۱۹۹۴ء میں بیان فرماتے ہیں۔

''امر واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ خدا کے بندوں کی مدد میں رہتے ہیں۔ دعا نہ بھی کریں تو اللہ ان کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو اپنے بھائیوں، اپنے قریبیوں کے حال سے غافل رہیں۔ خواہ ان کا مالی نقصان نہ بھی کریں، بددیانتی سے نہ بھی پیش آئیں لیکن ان کے غم محض اپنی ذات کیلئے ہوں، اپنے عزیزوں کیلئے نہ ہوں، اپنے گردوپیش کے لئے نہ ہوں، ان کی دعائیں بھی اسی حد تک کمزور ہو جاتی ہیں۔ پس دعاؤں کی قبولیت کا گہرا راز اس مضمون میں ہے کہ جو بندوں پر رحم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس سے رحم کا سلوک نہیں فرماتا اور اس کی دعائیں قبول نہیں فرماتا۔''

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیما پوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

طہارت اور پاکیزگی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

’’دُعا کی قبولیت کیلئے یہ بھی یاد رکھو کہ دعا کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں اور بدن کو صاف کرو۔ گو ہر ایک دعا کرنے والا نہیں سمجھتا اور نہ محسوس کرتا ہے مگر جو محسوس کرتے یا کر سکتے ہیں ان کا تجربہ ہے کہ جب انسان دعا کرتا ہے تو اسے خدا تعالیٰ کا ایک قرب حاصل ہو جاتا ہے اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کے حضور کھینچی جاتی ہے۔ چونکہ روح کی صفائی جسم کی صفائی سے تعلق رکھتی ہے اور روح کی ناپاکی جسم کی ناپاکی سے۔ اس لئے اگر جسم ناپاک ہو تو روح پر بھی اس کا ناپاک ہی اثر پڑتا ہے۔ اور اگر جسم پاک ہو تو روح پر بھی اس کا پاک ہی اثر پڑتا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ اسلام نے تمام عبادتوں کے لئے صفائی کی شرط ضروری قرار دی ہے صوفیاء نے دعائیں کرنے کا لباس الگ بنا رکھا ہوتا ہے جسے خوب صاف ستھرا رکھتے اور خوشبوئیں لگاتے ہیں۔ تو دعا کے قبول ہونے کا یہ بھی ایک طریق ہے کہ دعا کرنے سے پہلے انسان اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا کر لے۔ اس طرح دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

(خطبہ فرمودہ 28 جولائی 1916)

صبر اور استغفار:

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے چلنے پھرنے، اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، نماز کے ادا کرنے، سودا سلف لانے، بات چیت کرنے، غرض یہ کہ ہر ایک کی ابتداء دعا ہی سے ہے۔ پس یاد رکھو کہ مضطر کی تسکین کا باعث اور کمزور طبائع کی ڈھارس یہی دعا ہے دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ نے صبر کی بھی تعلیم دی ہے کیونکہ بعض اوقات مصلحتِ الٰہی سے جب دعا کی قبولیت میں دیر ہوتی ہے تو انسان اللہ تعالیٰ پر سوءِ ظن کرنے لگتا ہے اور نفسِ دعا کی نسبت اسے شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے استقلال اور جنابِ الٰہی پر حسن ظن رکھے۔

پھر آپؓ مزید فرماتے ہیں۔

’’دعا اور استغفار اور لاحول سے کام لو۔ پاک لوگوں کی صحبت میں رہو۔ اپنی اصلاح کی فکر میں مضطر کی طرح لگے رہو کہ مضطر ہونے پر خدا رحم کرتا ہے اور دعا کو قبول کرتا ہے۔‘‘ (خطبہ عید الفطر بتاریخ 9 دسمبر 1904)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حضور عاجزانہ دعاؤں کی توفیق دے اور شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ 23 مئی 2014ء میں دعاؤں اور صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’ہر مرتبہ جب ہم ابتلاء اور امتحانوں کے دور سے گزرتے ہوئے اللہ کے آگے جھکتے ہوئے اس کی مدد مانگتے ہیں تو ترقی کے نئے سے نئے راستے ہمارے سامنے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ ہمارے ساتھ دنیا والوں کے مظالم اور تنگیاں وارد کرنے اور جان، مال وقت اور عزت کی قربانی کے مقابلے پر صبر دکھانے اور خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے انعامات کے ملنے اور فتح نصیب ہونے کے الٰہی وعدے ہیں جن کے حصول کا بہترین نسخہ دعا ہے۔ اگر ہر احمدی خدا تعالیٰ پر انحصار کی حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو جہاں جہاں بھی احمدیوں پر تنگیاں وارد کی جارہی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں سے ہی ہوا میں اُڑ جائیں گی۔‘‘ انشاء اللہ۔

اس کے بعد عزیزہ عطیۃ الرحیم، نائمہ نایاب مرزا، دانیہ افضل، نائلہ ملک، اور ماریہ گیسلر نے ایک گروپ کی صورت میں ترانہ ’’نئے عزم‘‘ پیش کیا۔

❁ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جائزہ لیا کہ 12 سے 15 سال تک کی کتنی لڑکیاں ہیں اور اس سے زائد عمر کی کتنی ہیں۔ اور یہ کہ Gymnasium کلاس میں کتنی پڑھ رہی ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفات نو طالبات کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

❁ ایک واقفہ نو نے عرض کیا کہ حضور سب سے پہلے آپ کو پیاری آپا جان کو مبارک ہو کہ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پوتے سے نوازا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا جزاکم اللہ پھر اس واقفہ نو نے سوال کیا کہ جو آئینے میں دیکھنے والی دعا ہے کہ اس میں یہ ہے کہ ہمارے خوبصورت چہرے کے ساتھ ہمارے اخلاق بھی خوبصورت بنا دے۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو اپنا چہرہ خوبصورت نہیں لگتا۔ ان کیلئے کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو جیسا اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر کر لیا کریں کہ یہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے کہ اس سے زیادہ برا نہیں بنایا۔ ایک دفعہ بازار میں ایک شخص کھڑا تھا اور اس کے چہرہ کی کوئی خوبصورتی نہیں تھی۔ اس کو لوگ اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اس کو خود بھی احساس تھا کہ میرے چہرے پر کوئی خوبصورتی نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے سے گئے اور اس کے گلے میں ہاتھ ڈال کر اس کو پیچھے سے پکڑ لیا اس کی آنکھیں بند کر کے کھڑے ہو گئے۔ اس نے خوب اپنا جسم رگڑنا شروع کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ میرا خاص آدمی ہے اس کا کون خریدار ہے۔ اس پر اس نے کہا میرا اِس بدشکل آدمی کا اور کسی کام کے نہ آدمی کا کون خریدار ہو سکتا ہے؟ کون مجھے پسند کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا نہیں مجھے تم بہت پسند ہو۔ تو اگر کسی کا چہرہ ایسا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اگر ایسا بنایا ہوا ہے تو پھر اسی پر خوش ہو جائے کہ اس سے بھی بھیانک چہرہ ہو سکتا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہی اچھا ہے شکر کرنا چاہئے شکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ مزید دیتا جائے گا۔ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ہم نماز میں لذت کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا:

نماز کے تمہیں معنی آنے چاہئیں۔ سوچ سوچ کے پڑھو۔ جو عربی کے الفاظ ہیں انہیں غور سے پڑھو پھر سجدے میں جب جاتے ہو تو اپنی زبان میں دعا کرو۔ رکوع میں جاتے ہو اپنی زبان میں دعا کرو۔ اور جو ہر ایک کی کوئی نہ کوئی خاص چیز ہوتی ہے جس کیلئے اس کو دل میں درد ہوتی ہے۔ اس کو سوچو اور دل میں لاؤ۔ سٹوڈنٹ ہیں تو ان کو یہی ہوتا ہے کہ ہم پاس ہو جائیں تو ایک دم فکر پیدا ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں۔ ہمارے امتحان ہیں پاس ہو جائیں۔ اس میں وہ لذت آنی شروع ہوتی ہے۔ پھر آدمی روتا ہے چلاتا ہے تو وہی مزہ آتا ہے اس کے بعد آہستہ آہستہ عادت پڑتی چلی جاتی ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کی سوچ بڑھتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کیلئے انسان کوشش کرتا ہے روتا ہے چلاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم نماز میں اور کچھ نہیں اور ایسی حالت پیدا ہوتی نہیں تو رونی شکل بنا لیا کرو۔ چاہے زبردستی بناؤ کیونکہ رونی شکل بنا کے بعض دفعہ رونا آ جاتا ہے پھر اس میں انسان آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہے۔ دعا کرو جو دعا درد سے ہو سوچ سمجھ کے ہو تو پھر لذت آتی ہے۔ دعا ہونی چاہئے تو دل سے ہونی چاہئے۔ اور جب دل سے نکلتی ہے تو لذت بھی آنے لگ جاتی ہے۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جو وقف نو نہیں ہوتیں ان میں سے بعض کا جو وقف نو ہونے کا دل چاہتا ہے۔ وہ کیا کریں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ان کے ماں باپ کو اپنے اس بچے کو پہلے وقف کرنا چاہئے تھا جنہوں نے اپنے بچوں کو وقف کیا اس لئے کیا کہ وہ دین کی خدمت کر سکیں۔ اس لئے وقف کیا کہ بچے بڑے ہو کے علم حاصل کر کے دین کی خدمت کریں۔ کوئی ڈاکٹر بن کے دین کی خدمت کر سکتا ہے۔ کوئی ٹیچر بن کے کوئی زبانیں سیکھ کے۔ اب اپنے آپ کو وقف کر دو اور دین کی خدمت کیلئے لگ جاؤ تو وہی وقف ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں لکھا ہوا کہ جو وقف نو میں ہے میں اسی کا وقف قبول کروں گا اور باقیوں کی نہیں کروں گا۔ دنیا میں بہت سے انسان ایسے ہیں جو دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ وہ وقف نو تو نہیں ہیں۔ ہمارے زمانے میں وقف نو کی سکیم نہیں تھی تو ہم بھی تو وقف تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر تم وقف نو کا ٹائٹل لگا لو اور نماز تم باقاعدہ نہ پڑھتی ہو قرآن شریف تم نہ پڑھتی ہو، دین کی خدمت کا جذبہ نہ ہو اور کہو کہ میں وقف نو ہوں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ تمہارا کوئی وقف نہیں۔ اللہ کے نزدیک قبول ہی نہیں ہوگا۔ ایک دوسری لڑکی ہے جو وقف نو نہیں ہے وہ نمازیں بھی پڑھتی ہے قرآن بھی پڑھتی ہے۔ دین کا علم بھی حاصل کرتی ہے خدمت بھی کرتی ہے وہ تو وقف نو سے زیادہ بہتر ہے۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ بچے کو پیدائش سے پہلے کیوں وقف کرتے ہیں اس کے بعد کیوں نہیں کر سکتے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پیدائش کے بعد وقف کرنے سے کس نے روکا ہے کسی نے نہیں روکا۔ وقف نو سکیم جو ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شروع کی تھی اور وہ اس لئے تھی کہ ماں باپ پیدائش سے پہلے حضرت مریم کی والدہ کا جو اسوہ ہے اور ان کی دعا ہے اس کو مانگتے ہوئے اپنے بچے کو پیدائش سے پہلے وقف کریں اور پیدائش کے دوران اس کیلئے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جو بچہ عطا فرمائے وہ دین کا خادم ہو اور پھر جب وہ بچہ پیدا ہو جائے تو پھر اس کے لئے مسلسل دعائیں کرتے رہیں اور پھر اس کی تربیت بھی اس لحاظ سے ہو کہ وہ دین کی خدمت کرنے والا بن سکے۔ باقی یہ ہے کہ پیدائش کے بعد اگر ماں باپ اچھی تربیت کرتے ہیں اپنے بچے وقف کرتے ہیں بہت سارے وقف زندگی ہیں جو وقف نو نہیں ہیں لیکن جامعہ میں بھی پڑھ رہے ہیں اور باقاعدہ وقف کر کے جامعہ میں پڑھتے ہیں اور بعض جماعت میں دوسری خدمات بجالا رہے ہیں۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ میری ایک دوست ہے اس نے کہا تھا کہ ہم اللہ یا الیس اللہ کی انگوٹھی ان دو انگلیوں میں نہیں پہن سکتے۔ کیونکہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے وہ ان دو انگلیوں میں پہنتے تھے۔ تو میرا سوال ہے کہ ہم کون سی انگلی میں پہنیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جس انگلی میں پوری آتی ہے پہن لیا کرو۔ کسی نے نہیں روکا۔ بعضوں کو میں انگوٹھیاں دیتا ہوں تو جن کی انگلیاں بڑی ہوتی ہیں تو میں ان کو کہتا ہوں کہ یہی پہن لو جس انگلی میں بھی آتی ہے۔ ایسے ہی کہانیاں بنائی ہوئی ہیں۔ اللہ کی خاطر گواہی دیتے ہو تو یہ انگلی اٹھاتے ہو۔ اس انگلی کی اہمیت اتنی ہے کہ اللہ کو گواہ ٹھہرانے کیلئے تم اس کو اٹھاتے ہو تو اللہ کا نام یہاں نہیں رکھ سکتے۔ یہ عجیب تماشا ہے۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور انور نے کل ہماری مسجد دارالامان کا افتتاح فرمایا تھا۔ تو میرا سوال تھا کہ اگر امام صاحب مردوں والی سائیڈ پر نماز پڑھا رہے ہیں تو عورتوں والی سائیڈ پر اگر آواز آنی بند ہو جائے تو اس صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اپنی اپنی نماز پڑھ لو۔ نیز فرمایا کہ تمہاری مسجد میں تو عورتوں کا حصہ ایک سکرین لگا کر بنایا گیا ہے اس لئے اگر آواز بند بھی ہو جائے تو تب بھی آ ہی جائے گی۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ایک وقف نو بچی پولیس میں جا سکتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہمیں پولیس میں واقفہ نو کی ضرورت نہیں ہے۔ احمدی ایسے جرم کرتے ہی نہیں کہ پولیس میں اس کی ضرورت ہو۔ جب تم پولیس میں جاؤ گی تو پولیس کے لئے علیحدہ ٹریننگ کالج تو کوئی نہیں ہے۔ تمہیں مردوں کے ساتھ ہی ٹریننگ لینی پڑے گی۔ وہیں رہنا پڑے گا وہیں ٹریننگ کرنی پڑے گی انہیں کا لباس پہننا پڑے گا۔ وہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

Please contact for quality construction works in Qadian

Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 7837211800, +91 8712890678

Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street

Bhishti Mohalla, Mumbai-09

e-mail: intactconstructions@gmail.com

Mob. +91- 7738340717, 9819780273

یونیفارم پہننا پڑے گا نہ تمہارا پردہ رہے گا نہ حجاب رہے گا نہ حیاء رہے گی۔ اس لئے صرف وقف نو کا سوال نہیں ہے کسی بھی احمدی لڑکی کو پولیس میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور اپنی تقریریں خود لکھتے ہیں یا کسی سے لکھواتے ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا میں اپنی تقریریں خود لکھتا ہوں تیار کرتا ہوں اور کسی دوسرے کو اس کا علم تک بھی نہیں ہوتا۔ میں تو آخری وقت میں مضمون لکھ کے لے جا رہا ہوتا ہوں۔ یا میں صرف نوٹس لے کے جاتا ہوں اور وہیں تقریر کے دوران ہی مضمون بنتا ہے۔ وہ میرے نوٹس میرے علاوہ کوئی پڑھ بھی نہیں سکتا۔ کوئی دوسرا تقریر لکھ کے مجھے دے ہی نہیں سکتا۔ سوائے اس کے کہ میں جو بعض کتابوں کے حوالے ہوتے ہیں وہ میں نکال کے دیتا ہوں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو کہ یہ یہ حوالے کتاب میں سے پرنٹ کر کے مجھے دے دو بلکہ بعض دفعہ میں پرنٹ بھی نہیں کرواتا وہ کتابوں کے حوالے بھی اپنے ہاتھ سے خود ہی لکھ لیتا ہوں۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ مجھ سے بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ کیوں نہیں مناتے جیسے ہم یوم مسیح موعود، یوم خلافت اور یوم مصلح موعود مناتے ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کون کہتے ہیں کہ ہم نہیں مناتے۔ ہم میلاد النبی کا جلسہ اس دن نہیں کرتے جو غیر احمدیوں نے شروع کیا ہوا ہے۔ سیرۃ النبی کا جلسہ تو شروع ہی احمدیوں نے کیا تھا۔ اس سے پہلے ہوتا ہی نہیں تھا۔ جب ہندوؤں نے اور عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراضات شروع کئے۔ اس وقت سب سے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آگے بڑھتے ہوئے ان کے جواب دیئے اور حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں جلسے شروع ہوئے اور قادیان میں بعض دفعہ اس طرح بھی ہوتا تھا کہ ان جلسوں کے دوران بعض دنوں میں وہاں جلوس بھی نکلا کرتے تھے۔ جلوس سے مراد یہ ہے کہ صل علی پڑھتے ہوئے لوگ گلیوں میں سے گزرا کرتے تھے۔ اس لئے یہ جلسے ہم کرتے ہیں اور ہم نے ہی یہ شروع کئے ہیں۔ یہ دوسرے لوگ تو صرف میلاد النبی ایک دن سال میں کر لیتے ہیں اور چند باتیں کر کے بیٹھ جاتے ہیں، عمل کرتے نہیں۔ ہم تو سارا سال سیرۃ النبی کے جلسے مناتے ہیں۔ جرمنی میں ہر جگہ منا رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ہم سب سے زیادہ بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراضوں کے جواب دیتے ہیں۔ کون سے مسلمان صدر نے یا کسی بادشاہ نے یا ان کے علماء نے جب کارٹونوں کا جو ڈنمارک میں قصہ ہوا ہے تو جواب دیا تھا۔ میں نے ہی دیا تھا اور سب سے پہلے آگے بڑھ کر جواب دیا تھا۔ اور مسلسل کئی خطبوں میں دیا تھا۔ اس کے بعد جو کوئی دفعہ اعتراض اٹھتے ہیں تو ان کا جواب دیتا ہوں۔ میرے سے پہلے خلفاء بھی اس طرح جواب دیتے رہے۔ اب جو میرے جتنے خطبے تھے۔ نائیجیریا کے اخباروں نے ان کی ٹرانسلیشن کر کے وہاں شائع کیا اور انہوں نے لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر اور اس طرح اس الزام کے جواب پہ اتنا اچھا جواب ہمیں آیا کہ ہم سب کو یہ سیکھنا چاہئے۔ تو لوگ تو ہمارے سے سیکھتے ہیں۔ تم کہتی ہو ہم مناتے نہیں۔ ہم تو بہت مناتے ہیں۔ ہم سال میں ایک دفعہ نہیں مناتے۔ ہم کہتے ہیں ہر وقت مناؤ۔ گن گن کے یار کا ذکر نہ کرو بلکہ کرتے چلے جاؤ۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ایک پکی عمر ہوتی ہے جب روزے رکھنے پڑتے ہیں۔ کون سی عمر سے روزے رکھنے چاہئیں۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب تم ابھی سٹوڈنٹ ہو اور تمہاری گروتھ کی عمر ہے تو روزے نہ رکھو لیکن ایک آدھ روزہ رکھ کے عادت ڈالنی چاہئے اور جب سترہ اٹھارہ سال کی ہو جاؤ۔ تو پھر روزے رکھنے چاہئیں لیکن اس وقت بھی اگر امتحان ہے اور بڑے مسائل ہیں اور پریشانی ہے لمبے روزے نہیں رکھ سکتے تو وہ روزے بعد میں پورے کر لو۔ لیکن روزے رکھنے میں بہانہ نہیں کرنا چاہئے۔ اٹھارہ سال کی عمر جو ہے یہ میچور عمر ہوتی ہے اس میں روزے رکھ لینے چاہئیں۔ اس سے پہلے پہلے روزے رکھنے کی عادت ڈالنی چاہئے۔

❁ ایک واقفہ نے سوال کیا کہ لڑکیوں کے لئے کیوں کوئی جامعہ نہیں ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب ہمارے اتنے وسائل ہو جائیں گے تو لڑکیوں کیلئے بھی کھول لیں گے پہلے لڑکوں کا تو پورا کرنے دو۔ لڑکیوں کیلئے ربوہ میں مثلاً عائشہ اکیڈمی ہے جہاں لڑکیاں دینیات کی تعلیم بھی لیتی ہیں حفظ قرآن بھی کرتی ہیں۔ کینیڈا والوں نے عائشہ اکیڈمی کھول لی ہے۔ وہاں بھی دینیات کی تعلیم دی جاتی ہے ان کا پہلا بیچ پاس ہوا ہے۔ تو دینیات کا کورس انہوں نے دو سال کا کیا ہے۔ قرآن کریم کی حفظ کی کلاس لگتی ہے حفظ بھی کروائے جاتے ہیں۔ تو جرمنی والے بھی جب ان کے وسائل ہوں گے کھول لیں گے۔

❁ ایک واقفہ نے عرض کیا اس سال ہم انڈیا سے ہو کے آئے ہیں اور میں نے پوچھنا تھا ہم بیت الدعا گئے تھے تو وہاں فوٹوز بنانے کی کیوں اجازت نہیں ہے۔

اسپر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگ بعض دفعہ بنا لیتے ہیں۔ پھر بعض لوگ بدعات میں پڑ جاتے ہیں۔ ان بدعتوں کو ختم کرنا ہے ویسے تو بیت الدعا کی تصویریں ہمارے کیلنڈروں میں یا لٹریچر میں چھپی ہوئی ہیں لوگ دعا کرتے ہوئے کھڑے ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے حرام نہیں ہے۔

❁ ایک واقفہ نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کا صحیح مطلب کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم لڑکے لڑکیاں ایک جیسے سوال کیوں کر رہی ہو بہرحال جب ہر دس سال کے بعد حکومت اپنے ملک کے لوگوں کی جو آبادی ہے وہ کاؤنٹ کرتی ہے۔ پھر دیکھتے ہیں مرد کتنے ہیں اور عورتیں کتنی ہیں بچے کتنے ہیں۔ پڑھے لکھے کتنے ہیں۔ مختلف مذہب کے لوگ کتنے ہیں۔ یہ جو سارا ڈیٹا اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اس کو مردم شماری کہتے ہیں۔ چنانچہ 1901ء میں جب انڈیا کی مردم شماری ہو رہی تھی اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ احمدی جو ہیں وہ اپنے آپ کو مردم شماری میں احمدی مسلمان کر کے لکھیں تا کہ غیر احمدی مسلمانوں سے ہمارا فرق ہو جائے۔ کیونکہ احمد نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ہے۔ محمد بھی ہے اور احمد بھی ہے۔ اور احمد کا جو جلوہ ہے۔ وہ مسیح موعود کے زمانے میں زیادہ دکھایا جانا ہے یعنی جو نرمی اور پیار اور محبت سے اسلام کا پیغام پہنچایا جانا ہے۔ یہی مسیح موعود کا کام تھا۔ اس لئے ہم احمدی لکھتے ہیں تا کہ ہم اسلام کی تبلیغ پیار اور محبت سے کرتے جائیں اور دوسرے مسلمانوں سے ہم میں فرق نظر آئے۔ کیونکہ حدیثوں میں بھی آیا ہے بخاری میں بھی ہے کہ جب مسیح موعود آئے گا تو جنگوں کا التوا کرے گا اور خاتمہ کرے گا۔

❁ ایک واقف نے سوال کیا کہ ترکیوں کی عید کیوں ہم سے ایک دن پہلے ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان ترکیوں سے پوچھو۔ کیوں کرتے ہیں۔ ہم تو چاند دیکھ کے کرتے ہیں۔ ترکیوں کی عید اس لئے پہلے ہوتی ہے وہ بغیر چاند دیکھے کرتے ہیں اور ہم چاند دیکھ کے کرتے ہیں۔ چونکہ یہاں چاند تو کسی کو نظر آتا نہیں اور کیلکولیشن کے حساب سے جس دن ہم عید کرتے ہیں اس دن سے پہلے چاند نظر آ ہی نہیں سکتا۔ اس لئے ہم بڑا سوچ سمجھ کے دیکھتے ہیں کہ اس دن چاند نظر آ سکتا ہے یا تو چاند نظر آ جائے تب ہم عید کرتے ہیں یا اگر چاند نظر نہ آئے تو اس دن عید کرتے ہیں جب کیلکولیشن کے حساب سے چاند نظر آ سکتا ہے۔

❁ ایک واقفہ نے سوال کیا کہ میرے پاس ایک ترکی دوست ہے تو اس نے کہا تھا کہ وہ جب نماز پڑھتی ہے تو وضو کرنے سے پہلے نیل پالش کا استعمال نہیں کرتی۔ نیل پالش اتار دیتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اس کا مطلب ہے وہ سال میں ایک دفعہ نماز پڑھتے ہیں۔ ہر دفعہ ہو نہیں سکتا کہ پانچ دفعہ نیل پالش لگائیں اور پانچ دفعہ اتاریں۔ وضو اس لئے کرتے ہیں کہ ہاتھ دھل جائیں اور صاف ہو جائیں۔ منہ دھل جائیں صاف ہو جائیں ناک صاف ہو جائے گلا صاف ہو جائے منہ صاف ہو جائے، بازو پاؤں صاف ہوں ہر جگہ صفائی کے لئے وضو کرتے ہیں تو نیل پالش جب تم لگاتے ہو تو نیل پالش تو سیل کر دیتی ہے۔ ناخن اور نیل پالش کے درمیان اس کے اندر کوئی ہوا تو نہیں جاتی۔ جب ہوا نہیں جاتی تو اس کا مطلب ہے نیل پالش کے اوپر سے جو گند تھا وہ صاف ہو گیا ہے تو نماز جائز ہے کوئی ضرورت نہیں اتارنے کی۔

❁ ایک واقفہ نے سوال کیا کہ حضور جب وہ دن آئے گا جب جرمنی کے رہنے والے لوگوں کا بڑا طبقہ احمدی ہوئے گا کیا وہ دن ہم دیکھنے والے ہیں یا ہمارے بعد آنے والے دیکھنے والے ہیں۔ وہ دن کب آئے گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے میں تو پیشگوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن انشاء اللہ ضرور آئے گا۔ اب تم لوگ دعائیں کتنی کرتے ہو کوشش کتنی کرتے ہو۔ اپنی حالتوں کو کتنا عملی طور پر بدلتے ہو۔ نیک نمونہ کتنا دکھاتے ہو۔ تو اگر سارے دعائیں کرنے لگ جاؤ تو وہ دن انشا اللہ آ جائیں گے۔ جلدی آ جائیں گے لیکن دنیا میں آثار تو شروع ہو گئے ہیں۔ ہر سال لاکھوں بیعتیں ہوتی ہیں اسی لئے ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ تھوڑے تھوڑے پیمانے پر نظارے دکھا رہا ہے۔ اب یہ تمہاری دعا پر depend کرتا ہے۔ تمہاری دعا سے مراد ہے ساری جماعت دعا کرے۔

❁ ایک واقفہ نے سوال کیا کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا تھا کہ ایک آدمی آئے گا جو اپنے آپ کو بادشاہ سمجھے گا اور اس کی ایک آنکھ روشن ہوگی اور دوسری آنکھ اندھی ہوگی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹھیک ہے وہ دجال کی حدیث ہے اور بڑی لمبی حدیث ہے۔ ایک آنکھ سے کانا ہوگا ایک آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ یہ دجال کے بارے میں ہے۔ دجال جب آئے گا یعنی دجال جو بڑی طاقتیں ہیں جو دین کو نہیں سمجھتیں ان کے دین کی آنکھ جو دائیں آنکھ ہے وہ اندھی ہے۔ اور بائیں آنکھ جو دنیا کی ہے اس کی نظر سے وہ دیکھتے ہیں اس کو سمجھنے کیلئے سورۃ کہف پڑھو۔ اس کا ترجمہ لکھا ہوا ہے اس میں تھوڑے سے فٹ نوٹ بھی لکھے ہوئے ہیں وہ پڑھو تو تمہیں سمجھ آ جائے گی۔

❁ ایک واقفہ نے سوال کیا کہ کیا واقفہ نو بچیاں پرائمری سکول ٹیچر بن سکتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہاں بن سکتی ہیں لیکن یہاں پڑھنے کیلئے کوشش یہ کرو کہ ایسی جگہوں پہ جا کے داخلہ لو جہاں تمہیں سکارف میں پڑھنے کی اجازت ہو اگر نہیں اجازت ملتی اور اگر تمہارا زبردستی سکاف سکول کالج میں اتارتے ہیں تو اتار کے پڑھنے کے بعد پھر سکول کے گیٹ سے باہر نکلتے ہی سکارف تمہارے سر پہ ہونا چاہیئے۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سارے لڑکوں اور لڑکیوں نے ایک ہی طرح کا سوال اکٹھا کیا ہوا ہے؟ اس کا جواب میں لڑکوں کو دے چکا ہوں وہاں سے سن لینا۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ باپوں کے قدموں کے نیچے جنت کیوں نہیں ہے؟

اسکے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی صحابی نے پوچھا کہ کس کا حق مجھ پر زیادہ ہے۔ مطلب ہے کہ ماں یا باپ میں

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

سے کون زیادہ حق رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اُس نے کہا پھر، آپ نے کہا تیری ماں۔ اُس نے کہا پھر، آپ نے کہا تیری ماں۔ پھر چوتھی دفعہ آپؐ نے فرمایا تیرا باپ۔ کیونکہ ماں جو ہے وہ بچے کو پیدا بھی کرتی ہے اس کی خاطر درد بھی اٹھاتی ہے اس کی تکلیف بھی اٹھاتی ہے اس کی تربیت بھی کرتی ہے۔ باپ تو باہر کے کاموں میں لگا رہتا ہے۔ گھر میں تو ماں ہوتی ہے اور ماں کے ساتھ بچوں کا زیادہ تعلق رہتا ہے۔ تربیت کا جتنا وقت ہے ماں کے ساتھ گزرتا ہے۔ اس لئے اگر ماں نیک تربیت کرلے گی تو پتا چل جائے، بچہ جنت میں جانے والا ہوگا اگر ماں نیک تربیت نہیں کرتی تو پھر دوزخ میں بھی اپنے بداعمال کی وجہ سے چلے جاتے ہیں۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا جب گھر میں بس عورتیں اور لڑکیاں ہوں اور باجماعت نماز پڑھنی ہو تو عورت پڑھا سکتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہاں پڑھا سکتی ہے۔

❁ ایک واقفہ نو طالبہ نے سوال کیا کہ جو پیسے ہم صدقے کے لئے جمع کرتے ہیں کیا ان میں سے ہم ایمرجنسی استعمال کیلئے نکال سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر ایمرجنسی چاہئے ہو تو نکال لو لیکن پھر اس کو پورا کرو۔ کسی اور سے مانگنے کی بجائے تم اللہ تعالیٰ سے اس کی مدّ میں سے لے کے مانگ لو۔ کوشش یہ کرو اس کے بعد جتنی جلدی ہو فوری طور پر پورا کرنا ہے۔

❁ ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ جب ہم فرینکفرٹ جاتے ہیں وہاں مولوی کھڑے ہوتے ہیں جو قرآن شریف جرمن ٹرانسلیشن میں دیتے ہیں کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم لے لیا کریں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے ہیمبرگ سے پتا لگا تھا کہ وہاں بھی مسلمانوں کی ایک مسجد ہے۔ وہ لوگ ہمارا ٹرانسلیشن والا قرآن کریم خرید لیتے ہیں اور پہلے چند صفحے اوپر سے پھاڑ دیتے ہیں، جس پر ہمارا جماعت کا نام لکھا ہوا ہے اور وہ ہماری ٹرانسلیشن اپنے نام سے بیچ رہے ہیں۔ ان دوسروں کو تو کوئی ٹرانسلیشن نہیں آتی۔ تم اپنی جماعت کی جو ٹرانسلیشن ہے وہ کیوں نہیں خریدتی؟ ان کے ترجمہ سے زیادہ اچھا ہمارا ترجمہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آ کے جسطرح قرآن شریف کی وضاحت فرمائی ہے غیر احمدیوں کو تو اس کا علم بھی نہیں ہے میں کئی دفعہ خطبوں میں بھی ذکر کر چکا ہوں اور غیر احمدیوں کے حوالے بھی پڑھ چکا ہوں کہ غیر احمدی کہتے ہیں کہ ایسی تفسیریں ہم نے پڑھی ہی نہیں جیسی آپ لکھتے ہیں۔ اور غیر احمدی یہاں جرمنی میں ہمارا جرمن ترجمہ اپنے نام سے بیچ رہے ہیں۔

❁ ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ جب جماعت ہورہی ہو تو امام سے پہلے سورت یا دعا پڑھ لی ہو تو اپنے طور پر دعا کر سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب جماعت ہورہی ہو تو امام کے پیچھے تم سب نے چلنا ہے۔ جو امام کہتا ہے اس کے تابع رہنا ہے اور جو امام کرتا ہے وہی کرنا ہے۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب ہم فلائر تقسیم کرتے ہیں تو اگر لوگ اس کو زمین پر پھینکتے ہیں تو پھر ہم اس کو اٹھاتے ہیں مگر سارے نہیں اٹھا سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چلو جتنے اٹھا سکتے ہو اٹھا لیا کرو۔ باقی انکا کام ان کے ذمے۔ فلائر تو ہم نے تقسیم کرنے ہیں کیونکہ اگر نہیں کروگے تو تبلیغ نہیں ہوسکتی۔ اس لئے یہ کہنا کہ وہ پھینک دیتے ہیں بعض لوگ پھینکتے ہیں بعض لوگ عزت سے رکھ لیتے ہیں بعض لوگ پھاڑ دیتے ہیں۔ بعض لوگ ڈسٹ بن میں ڈال دیتے ہیں۔ بعض لوگ تمہیں واپس کردیتے ہیں۔ مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں تم اپنا کام کئے جاؤ۔ ان کو اپنا کام کرنے دو۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ کچھ غیر احمدی ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ آئیں گے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب تو ویٹیکن والوں کا انٹرنیٹ پر بھی آگیا ہے۔ جرمن میں بھی ہے انگلش میں بھی ہے تین پادری بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ نے کوئی نہیں آنا۔ حضرت عیسیٰ نے جب یہ بات کی تھی کہ میں دوبارہ آؤں گا اس وقت انہوں نے شراب پی تھی۔ نشے میں بات کردی تھی۔ اب انہوں نے دوبارہ کوئی نہیں آنا کیونکہ جو سارے صحیفے ہیں ان کی رو سے یا بائبل کے اِن بیانوں سے جو حضرت عیسیٰ کے آنے کا زمانہ تھا وہ گزر چکا ہے اس لئے اب ان کو پتہ لگ گیا ہے کہ اب آنا کوئی نہیں۔ تو اب یہ خود ماننے لگ گئے ہیں عیسائی بھی کہنے لگ گئے ہیں عیسیٰ نے کوئی نہیں آنا۔ وہ نشے میں بات کردی تھی اور یہ بھی ساتھ کہتے ہیں کہ انکو اللہ تعالیٰ نے کوئی اور کام دے دیا ہے۔ کسی اور کام میں لگا دیا ہے اسی میں مصروف ہوگئے ہیں۔ دنیا کی اصلاح کے لئے آئے تھے تو اصلاح تو ہوئی نہیں دنیا کی، یہاں تو چوری چکاری بدمعاشی سب کچھ قائم ہے۔ وہ تو ختم نہیں ہوئی اصلاح نہیں ہوئی لیکن کسی اور کام کے لئے بیچارے عیسیٰؑ کو بھیج دیا ہے۔

❁ ایک واقفہ نے سوال کیا کہ میں نے سنا ہے کہ شہید سترہ لوگوں کی شفاعت کرسکتے ہیں۔ کیا یہ ٹھیک ہے اور شفاعت سے کیا مراد ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

شفاعت سے مراد ہوتی ہے سفارش۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت کا حق دیا گیا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ جس کو کہے کہ تمہیں شفاعت کرنے کا اذن دیتا ہوں۔ شہیدوں کا اپنا ایک مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے جو دین کی خاطر قربانی کرنے والے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نواب محمد علی خان صاحب کے بیمار بیٹے کیلئے دعا کی تو جواب آیا کہ نہیں ان کو صحت نہیں ہوسکتی۔ اس کی موت لازمی ہوئی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں شفاعت کرتا ہوں۔ شفاعت کا مطلب ہوتا ہے سفارش کرنا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں کس نے حق دیا ہے سفارش کا؟ تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا میں کانپ کے رہ گیا اور بڑی استغفار پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے کہا۔ میں تمہیں یہ اذن دیتا ہوں۔

تم آیت الکرسی یاد کرو۔ جب وہ پڑھو گی پھر اس کا ترجمہ پڑھو گی تو تمہیں شفاعت کا مطلب پتا لگ جائے گا۔ بلکہ پڑھو اور ساری واقفات نو کو چاہئے کہ آیت الکرسی یاد کریں اور رات کو سوتے ہوئے اپنے اوپر پھونکا کریں تاکہ تم لوگوں میں نیکیوں کی روح پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آؤ۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ وقف نو بچی کو پوری پانچ نمازیں دن میں پڑھنی چاہئیں یا صرف تین چار کافی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقف نو کا کیا سوال ہے ہر مسلمان کیلئے پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ہر ایک کو پڑھنی چاہئیں۔ تین چار کیا باقی نمازیں تم بخشوا کے آئی ہو، وقف نو کا سوال نہیں ہے ہر جو سچا مسلمان ہے اس کے لئے پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھ کے ہمیں بتائیں کہ کس طرح پڑھنی ہیں کون کون سے وقت پر پڑھنی ہیں اور کتنی تعداد میں پڑھنی ہیں اس لئے یہ تو فرائض ہیں۔ ارکان اسلام کیا ہیں؟ آتے ہیں؟ وقف نو کی بچی ہو اور ارکان اسلام ہی نہیں آتے تو وقف نو کی ٹریننگ آپ نے کیا کرائی ہوئی ہے۔ جس کو ارکان اسلام نہیں آتے اس بیچاری نے نماز کیا پڑھنی ہے۔ کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوۃ، حج۔ یہ پانچ ارکان اسلام ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سمجھ آئی؟ کلمہ کے بغیر تم مسلمان نہیں ہوسکتی۔ نماز فرض ہے۔ پانچ وقت کیلئے اس کو پڑھنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر تم مسلمان نہیں ہوسکتی۔ پھر روزہ ہے جو کہ فرض ہے اور اس میں بعض حالات میں چھوٹ بھی ہے۔ نماز ہر ایک کیلئے فرض ہے اس میں کوئی چھوٹ نہیں۔ باقی جو ارکان ہیں ان میں ہے کہ تم روزہ رکھو۔ بیمار ہو تو نہیں رکھ سکتے۔ مسافر ہو تو نہیں رکھ سکتے۔ چھوٹی عمر ہے تو نہیں رکھ سکتے۔ جب فرض ہوجائیں تو شرائط پوری کرتے ہوئے رکھو۔ زکوۃ ان پہ جن کے پاس پیسے ہوں اور ایک حد تک اتنا ہو مال جو پورا سال ان کے پاس رہے۔ یا جانور ہوں یا اور جائیداد ہو وہ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ ان پر زکوٰۃ فرض ہے اور حج ان پر فرض ہے جو رستے کا خرچ بھی دے سکتے ہوں۔ امن اور سکون کی حالت بھی ان کو میسر ہو۔ حج زندگی میں ایک دفعہ ہی عموماً لوگ کرتے ہیں۔ پانچ نمازیں فرض ہیں۔ تم نے کہیں اپنے اماں ابا کو تین نمازیں پڑھتے دیکھ لیا تم سمجھی تین نمازیں ہوتی ہیں۔ تین نمازیں نہیں ہوتیں پانچ ہوتی ہیں۔ فجر ظہر عصر مغرب عشا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ جو پانچ نمازیں نہیں پڑھتا وہ احمدی نہیں۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ آیا واقفہ نو وکیل بن سکتی ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وکالت پڑھ سکتی ہیں پریکٹس نہیں کرنی۔ پریکٹس کرنے سے پہلے مجھ سے پوچھے۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ قرآن مجید میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا تھا کہ وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کے آگے جھک جائیں سب فرشتوں نے حکم مانا مگر شیطان نے کیوں انکار کردیا؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا: شیطان فرشتہ نہیں تھا اس لئے نہیں جھکا۔ وہاں کوئی یہ تو نہیں تھا کہ آسمان پر جنت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جنت یہ دنیا ہی تھی۔ آدم کوئی ایک نہیں پیدا ہوا اس سے پہلے بھی آبادیاں تھیں۔ مثلاً پرانے لوگ آسٹریلیا میں مثلاً رہتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم پینتالیس ہزار سال پرانے لوگ ہیں۔ یہاں آدم کی عمر تو صرف چھ ہزار سال ہے۔ اس کا مطلب ہے بہت سارے آدم پیدا ہوئے ہیں۔ اس دنیا میں ہی آدمی تھا اور جو نیکیاں کرنے والے لوگ تھے اور حکم ماننے والے تھے جن پر فرشتوں کا اثر ہوتا ہے۔ ان کو کہا کہ اس کے سامنے جھکو تاکہ نیکیاں کرو جو شیطانی صفت تھے جو انکار کرنے والے تھے انہوں نے کہا یہ بات ہم تو نہیں مانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ٹھیک ہے تم چلے جاؤ۔ شیطان فرشتہ نہیں تھا۔ فرشتوں کو کہا تو فرشتے جھک گئے۔ شیطان فرشتہ نہیں تھا اس لئے وہ نہیں جھکا۔

❁ ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو پھر اس کے کان میں کیوں اذان دینی چاہئے۔؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دائیں کان میں اذان دیتے ہیں بائیں کان میں تکبیر کہتے ہیں تاکہ پہلی آواز جو اس زندگی میں آکر سنے وہ اللہ تعالیٰ کا نام اس کے کان میں پڑے۔ کلمہ طیبہ اس کے کان میں پڑے تاکہ وہ توحید پہ قائم ہو اور اس رسول کا نام پڑے جو توحید قائم کرنے میں سب سے بڑا رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان ہو۔

واقفات نو بچیوں کی یہ کلاس آٹھ بجکر 40 منٹ پر ختم ہوئی بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بعدازاں نو بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پچیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی تقریب میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

عزیزم باسل احمد، جاذب جاوید، عطاء وہاب درانی، آفاق احمد، لعیب احمد، عدنان احمد اسلم، سدید احمد خواجہ، فیضان احمد باری، فرحان احمد، کامران احمد بٹ، شاویز احمد، بلال کامران زاہد، منیب احمد، معین احمد، فاران احمد، مصور احمد، عزیزہ علیشہ داؤد، نمود سحر رائے سبیکہ عامر، ماریہ محمود، عزیزہ زروا علی، ماریہ منور بٹ، سبیکہ بلال، ماریہ ماروش احمد، لینا نایاب احمد۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔☆

★(باقی آئندہ)★

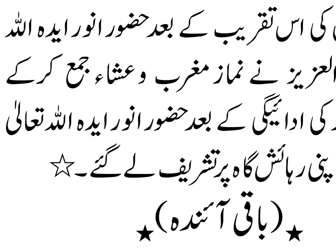
Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

جلسہ یوم خلافت

پچی کلاں: (پنجاب) جماعت احمدیہ پچی کلاں میں مورخہ 27 مئی 2014ء کو جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم شیر علی خان صاحب منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے خطاب کیا۔ اسی طرح مورخہ 8 مئی 2014 کو جماعت احمدیہ اوڈٹ میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں ایک طفل کو قرآن کریم شروع کروایا گیا۔ (وسیم احمد شیخ۔ مانسہ پنجاب)

دہلی: جماعت احمدیہ دہلی میں جلسہ یوم خلافت مورخہ 31 مئی 2014ء کو امیر ضلع و مبلغ انچارج دہلی کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم ڈاکٹر بلال احمد صاحب رضوی نے کی بعدہ عہد وفائے خلافت دہرایا گیا۔ جلسہ میں تین نظمیں ہوئیں جو مکرم عطاء الباری صاحب، مکرم سلیق احمد ڈار صاحب اور مکرم ضیاء المہدی صاحب نے پڑھیں۔ تقریر مکرم صادق احمد صاحب اور خاکسار نے کی۔ صدارتی خطاب مکرم ٹی شفیق صاحب نے کیا۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ فاتح الدین مربی سلسلہ دہلی)

ساونت واڑی: (مہاراشٹر) میں مورخہ 27 مئی 2014 کو بعد نماز ظہر جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ محترم نذیر خان صاحب بجلی نے تلاوت قرآن مجید کی۔ محترم عمران فاروق ہریکر صاحب نے عہدِ وفائے خلافت دوہرایا اس کے بعد محترم سید آفتاب احمد صاحب نے خلافت کے موضوع پر ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس موقع پر محترم مجیب احمد سندی صاحب نے خلافت کی اہمیت و برکات، محترم سکندر احمد سندی صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ اور محترم عبد الستار صاحب نے خلافت ایک عظیم نعمت کے موضوع پر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (عبد الستار مبلغ سلسلہ ساونت واڑی۔ مہاراشٹر)

بریٹہ: (پنجاب) جماعت احمدیہ بریٹہ میں مورخہ 27 مئی 2014ء کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ اس بابرکت موقعہ پر یہاں کے لوکل ٹی وی چینل فاسٹ وے نے اس پروگرام کو کوریج دی۔ اگلے دن اخبار پہرے دار نے بھی اس خبر کو شائع کیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ کثیر تعداد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔

(شوکت علی۔ ضلعی مبلغ انچارج۔ مانسہ۔ پنجاب)

داتے واس: (مانسہ، پنجاب) جماعت احمدیہ داتے واس سرکل مانسہ پنجاب میں مورخہ 27 مئی کو بعد نماز عصر جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم لبو خان صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات پر تقریر کی۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(ستپال احمد۔ معلم داتے واس، پنجاب)

سرسی والا: (پنجاب) مورخہ 27 مئی 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ یوم خلافت جماعت احمدیہ سرسی والا میں منایا گیا مکرم بابو خان زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت یہ جلسہ شروع ہوا جس میں تلاوت مکرم شوکت عزیز نے کی اور نظم مکرم ببلو خان نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی اس جلسہ میں 19 افراد مرد بچے و مستورات شامل ہوئے۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد خان معلم سلسلہ سرسی والا پنجاب)

مالیرکوٹلہ: (پنجاب) مورخہ 25 مئی 2014ء کو صبح دس بجے جماعت احمدیہ مالیرکوٹلہ کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم امیر صاحب نے کی اور نظم مکرم دانیال صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے تقریر کی اور امیر صاحب نے دُعا کروائی۔ اللہ کے فضل سے اس جلسہ میں 15 احمدی احباب نے اور پانچ زیر تبلیغ دوستوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (سید اقبال احمد۔ مالیرکوٹلہ)

مانسہ: (پنجاب) مورخہ 27 مئی 2014ء کو جلسہ یوم خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم گاگی دین خان نے کی۔ نظم عزیزم امتیاز احمد صاحب نے پڑھی۔ خلافت کی اہمیت پر تقریر خاکسار نے کی۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 23 افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (محمد نصر اللہ معلم سلسلہ سرکل مانسہ)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

پس اگر کوئی شخص حقیقت میں متقی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کر رہا ہے تو تھوڑے سے بھی اس کو سکون مل جاتا ہے۔ غیر ضروری خواہشات کا نہ ہونا بھی تو اللہ تعالیٰ کا ایک احسان ہے فضل ہے۔ پس ایک احمدی کو اس طرف بھی نظر رکھنی چاہئے کہ رمضان میں اپنے تقویٰ کو اس معیار پر لانے کی کوشش کریں جہاں دنیاوی لذات اور خواہشات اس حد تک ہوں جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے اور مال و دولت کا حصول ہو تو وہ بھی تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے ہو۔ اور پھر ایسے مال دار متقی اپنی دولت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس رمضان میں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کریں اور امت مسلمہ کے لئے بھی رحم مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرتے ہوئے ان کو عقل دے۔ جہاں جہاں احمدیوں پر ظلم ہو رہے ہیں ان ظلموں سے بچنے کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو ان ظلموں سے بچائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں حقیقی تقویٰ عطا کرے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں اور اس کی مدد اور فضل سے مخالفین دین اور دشمنان اسلام کو خائب و خاسر ہوتا دیکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ رمضان میں ہمارے اندر ایک حقیقی انقلاب پیدا کر دے۔

بابرکت ماہ صیام اور چندہ تحریک جدید کی ادائیگی

ماہ رمضان کو تحریک جدید سے ایک گہری مناسبت ہے

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے شعبان مہینہ کی آخری تاریخ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”اے لوگو تم پر ایک بڑی عظمت والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے ہاں ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں روزے فرض کئے ہیں۔ جس نے اس مہینہ میں ایک فرض ادا کیا ہے اسے عام دنوں کے ستر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مہینہ صبر کا ہے۔ ہمدردی و غم خواری کا ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومنوں کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔“

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

”یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔“

تحریک جدید کی مبارک الٰہی تحریک کو جاری فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ اس ماہ کو تحریک جدید سے ایک گہری مناسبت ہے اس میں قربانی و ایثار کا معیار پہلے سے بہت بڑھ جاتا ہے۔

الحمد للہ کہ یہ روحانی موسم بہار ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں آیا ہے اس میں جہاں روزہ و عبادات پر زور دینا ہے وہاں اپنی مالی قربانیوں کو بھی پہلے سے بڑھ کر اس بابرکت ماہ میں پیش کرنا ہے۔ جو وعدہ جات تحریک جدید کے نئے سال کے شروع میں ہم نے کئے ہیں انہیں پورا کرنا ہے۔ مکمل ادائیگی اس ماہ میں کر کے سو فیصدی چندہ ادا کرنے والوں کی فہرست میں شامل ہونا ہے۔ یہ فہرست رمضان المبارک کے آخر میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں برائے دُعائے خاص پیش کی جاتی ہے۔

جملہ احباب و خواتین جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ وہ رمضان المبارک میں اپنے وعدہ تحریک جدید کی سو فیصدی ادائیگی فرمائیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ خیراً

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید۔ قادیان)

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر:7036 میں بشریٰ اقبال زوجہ محمد اقبال لون مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال ساکن کاٹھپورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مارچ 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحیٔ　　الامۃ: بشریٰ اقبال　　گواہ: ارشاد احمد لون

مسل نمبر 7037 میں طارق بشارت نائک ولد بشارت احمد نائک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ آسنور تحصیل دمال حاجی پورہ ضلع کولگام صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مارچ 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحی　　العبد: طارق بشارت نائک　　گواہ: طاہر یعقوب ڈار

مسل نمبر:7038 میں فضل الدین کے، ولد شیخ کلیم اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 11 ستمبر 1981 پیدائشی احمدی ساکن 310 Soundarya Gardenai Appartment 13 H.M.T Main Road Jalahalli Bangalore-560013 C/o Ahmadiyya Masjid 1,3rd Cross Wislon Garden Bangalore 560027 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد کلیم خان　　العبد: فضل الدین　　گواہ: محمد عرفان اللہ احمدی

مسل نمبر:7039 میں ظہیرہ بیگم زوجہ محمد صدیق صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 240-4-2، کاچیگوڑہ، حیدرآباد۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 5000 روپے شوہر کی جانب سے ادا ہو چکا ہے۔ جائیداد منقولہ: طلائی چوڑیاں چار عدد 22 کیرٹ وزن 60 گرام۔ طلائی چین 22 کیرٹ 30 گرام، طلائی چین 22 کیرٹ 20 گرام، طلائی ٹاپس 22 کیرٹ 5 گرام۔ طلائی انگوٹھی 22 کیرٹ 5 گرام۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد (ریلوے)　　الامۃ: ظہیرہ بیگم　　گواہ: سید شجاعت حسین

مسل نمبر:7040 میں ندیم احمد ولد بشیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 28 اگست 1978، پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 18-13-6/84/1 ہاشم آباد، فلک نما حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 مارچ 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 18000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد ریلوے　　العبد: ندیم احمد　　گواہ: بشیر احمد

مسل نمبر:7041 میں شاہدہ احمد ملک بنت ملک منیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 16 ستمبر 1988ء پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصیر احمد عارف　　الامۃ: شاہدہ احمد ملک　　گواہ: ملک منیر احمد

مسل نمبر:7042 میں نعیمہ بیگم زوجہ محمد سلیم جینا قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 15 فروری 1956 پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 7/A 18-2.888/10/16 چھاونی غلام مرتضی نزد فلک نما ریلوے اسٹیشن حیدرآباد۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 دسمبر 2013ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ حق مہر 1700 روپے خاوند کی طرف سے ادا ہو کر خرچ ہو چکا ہے۔ جائیداد منقولہ طلائی لاکٹ مع لچھا کالی پوت 22 کیرٹ وزن 5 گرام۔ طلائی بالیاں ایک جوڑی 22 کیرٹ وزن 5 گرام۔ طلائی انگوٹھیاں 3 عدد 22 کیرٹ وزن 6 گرام۔ طلائی کڑے ایک جوڑی 22 کیرٹ وزن 20 گرام۔ کل وزن 36 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رشید احمد ریلوے　　الامۃ: نعیمہ بیگم　　گواہ: محمد سلیم جینا

مسل نمبر 7043 میں مجاہدہ بیگم زوجہ حافظ نسیم احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 11 جون 1985 پیدائشی احمدی ساکن گانو کسما، پوسٹ کسما، ضلع سیتاپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2014ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 20 ہزار روپے۔ سونے کی کان کی جھمکی 3.640 قیمت 9700 روپے۔ گرام۔ سونے کی جھمکی ساڑھے تین گرام قیمت 7600 روپے۔ مانگ کا ٹیکہ تین گرام 840 ماشا 8300 روپے۔ چاندی کی پائل ہاتھ پھول چوٹی 7600 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نسیم احمد　　الامۃ: مجاہدہ بیگم　　گواہ: اسلام الدین

مسل نمبر:7044 میں خورشید احمد ولد محمود احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ عثماپور ضلع ایسٹ دہلی صوبہ دہلی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2014ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان واقع D4/8 بھیم گلی نمبر 2 تیسرا پشتہ عثماپور دہلی 110053 میں ہے جو کہ پچیس مربہ گز ایریا کا ہے اس 25 مربع گز رقبہ کی موجود قیمت 15 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ 48000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ارادت احمد　　العبد: خورشید احمد　　گواہ: عقیل احمد

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھاگلپور کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھاگلپور کو اللہ کے فضل سے 8 جون 2014 بروز اتوار اپنا 9 واں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

3 ضلعوں (مونگیر، بھاگلپور، بانکا) کی 5 مجالس (خانپور ملکی، برہ پورہ، مونگیر، بھاگلپور، بانکا) سے آئے خدام واطفال نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ بھاگلپور کے دو مشہور اخبار ''ہندوستان'' اور ''پربھات خبر'' میں اس اجتماع کی خبریں شائع ہوئیں۔ افتتاحی تقریب ٹھیک ساڑھے دس بجے محترم سید عبدالباقی صاحب امیر ضلع کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت محترم مولوی مظہر انصاری معلم سلسلہ مونگیر نے کی۔ بعدہ محترم ضلعی امیر صاحب نے عہد وفائے خلافت دہرایا اور خاکسار نے عہد خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ دہرایا۔ مکرم خالد احمد خانپور ملکی نے نظم پڑھی۔ بعدہ محترم مولوی فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ بھاگلپور نے خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری واخلاق فاضلہ کے موضوع پر تقریر کی۔ صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایات کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ کو بہت ہی فعال ہونے، جماعتی کاموں میں دلچسپی بڑھانے، اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے اور اعلیٰ افسران سے تعلقات پیدا کرنے کی طرف راہنمائی فرمائی۔ دعا کے بعد یہ نشست برخاست ہوئی۔ بعد ازاں خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ قبل ازیں اسی دن بعد نماز فجر ساڑھے سات بجے خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اختتامی تقریب محترم سید عبدالباقی صاحب ضلعی امیر کی زیر صدارت منعقد ہوئی مکرم مولوی کامران احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ شیخ فرقان علی نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے ایک مختصر سی تقریر کی اس موقع پر مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(مبین اختر ضلعی قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

یاری پورہ (کشمیر) مورخہ 23 مارچ 2014ء کو مسجد احمدیہ یاری پورہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ یاری پورہ منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے تلاوت کلام پاک کی۔ عزیزم دائم حسین نے کلام حضرت مسیح موعودؑ خوش الحانی سے سُنایا۔ اس موقعہ پر تین تقاریر ہوئیں۔ مکرم پروفیسر محمود احمد ٹاک صاحب سیکرٹری تعلیم نے ''عقائد احمدیت اور احمدیت کی ضرورت'' کے موضوع پر تقریر کی بعد ازاں مکرم مولوی فیروز احمد صاحب معلّم نے حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ عشق کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد عزیز فاروق احمد شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سُنائی۔ بعد ازاں مکرم ومحترم مولانا حمید اللہ حسنؔ صاحب مبلغ انچارج جنوبی کشمیر نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت اسلام کے موضوع پر خطاب کیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (اعجاز احمد لون، سیکرٹری اصلاح وارشاد یاری پورہ کشمیر)

EDITOR
MUNIR AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 63 Thursday 17 july 2014 Issue No 29

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درُود سے بھر دے کہ دشمنوں کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان پر حملے کا جواب یہی ہے اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں

اس رمضان میں دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا بھی کریں اور امت مسلمہ کے لئے بھی رحم مانگیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرتے ہوئے ان کو عقل دے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 جولائی 2014ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ، اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش فرمایا :

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔

ترجمہ : اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پھر محض اور محض اپنے فضل سے ایک اور رمضان سے گزرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ یہ ایک مہینہ جو اپنی بے شمار برکات لے کر آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینے میں تمہارے پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ کس لئے فرض کیا گیا ہے کیا اس لئے کہ تم صبح سے شام تک بھوکے رہو۔ نہیں بلکہ اس لئے کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ اصل چیز یہی تقویٰ ہے جو بے شمار برکات کا حامل بناتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

ہمیشہ روزے دار کو مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ تبتل اور انقطاع کا مطلب ہے کہ خدا سے لو لگانا اور دنیاوی خواہشات کو پیچھے پھینک دینا۔ گویا کہ ان دنوں میں ایسی حالت ہو کہ ان میں دنیا کی خواہشات سے تعلق توڑ کر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہر عمل اور کوشش ہو۔ آپ نے فرمایا کہ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ فرمایا کہ جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ حمد اور تسبیح اور تحلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

پس ایک مؤمن کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ دے ان دنوں میں پہلے سے بڑھ کر اس کی تسبیح کرے۔ اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا نہ صرف اظہار کرے بلکہ اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرے تبھی روزوں کا فیض حاصل ہوتا ہے اور تبھی اس مقصد کو انسان حاصل کر سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ تم تقویٰ اختیار کر کے اللہ کا قرب حاصل کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ ہے۔ لیکن یہ آگ سے بچانے کا مضبوط قلعہ تب بنتا ہے جب خدا تعالیٰ کی خاطر انسان اپنے ہر عمل کو کرے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول اپنے سامنے رکھے۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں دن اور رات گزارنے کی کوشش کرے۔ تقویٰ پر چلے۔

ہمارا خدا بڑا پیار کرنے والا خدا ہے۔ قربان جائیں ہم اس پر کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں رمضان میں اپنے بندے کے بہت قریب آ گیا ہوں اس لئے فیض اٹھا لو جتنا اٹھا سکتے ہو اور تقویٰ کے حصول کے لئے میرے بتائے ہوئے طریق پر چلنے کی کوشش کرو تا کہ تم اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکو۔ یہ کیمپ جو ایک مہینہ کا قائم ہوا ہے اس سے بھر پور فائدہ اٹھا لو کہ اس میں خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لئے کی گئی نیکیاں تمہیں عام دنوں میں کی گئی نیکیوں کی نسبت کئی گنا ثواب کا مستحق بنانے والی ہوں گی۔

پس اٹھو اور میرے حکموں کے مطابق اپنی عبادتوں کو بھی سنوارو اور اس عہد کے ساتھ سنوارو کہ یہ سنوار اب ہم نے ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔ اٹھو اور اپنے اعمال کو بھی خوبصورت بناؤ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بناؤ اور اس ارادے سے بنانے کی کوشش کرو کہ اب ہم نے ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ اٹھو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد کیا ہے اس کا حقیقی ادراک اس مہینے میں حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس سوچ کے ساتھ کرو کہ اب یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ **ولا تشتروا بآیٰتی ثمنا قلیلا فایای فاتقون**۔ کہ میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت مت لو اور مجھ سے ہی ڈرو یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری باتیں جو دین ہیں ان کے بدلے میں دنیا کی خواہش نہ کرو۔ یاد رکھو دین کے مقابلے میں دنیا بالکل حقیر چیز ہے۔ پس یہ سوچ ہے جو ہم میں سے ہر ایک میں پیدا ہونی چاہئے تبھی ہم رمضان کا حقیقی فائدہ اٹھا سکتے ہیں

گزشتہ دنوں یہاں کے ایک پروفیسر نے جو مذہبی تعلیم پڑھاتے ہیں اس بات پر یہ خلافت کی باتیں جو ہو رہی ہیں خلفائے راشدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی بیہودہ بکواس کی۔ بیہودہ گوئی کی۔ مسلمان علماء اور تنظیموں کے لیڈروں اور حکومتوں کے سربراہوں کو تو اپنی طاقت حاصل کرنے یا محفوظ کرنے کی فکر ہے۔ اسی فکر میں وہ پڑے ہوئے ہیں۔ ایسی بیہودہ گوئیوں کا جواب اگر کوئی دینے والا ہے اگر کوئی ان کا منہ بند کروانے والا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی کرتی ہے اور ہم نے اس کا جواب دیا۔ یہی لوگ اسلام کے مخالفین ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کینہ اور بغض رکھنے والے ہیں۔ ان لوگوں نے اب ایک نئی فلم بنائی ہے جو سنا ہے آج واشنگٹن میں بھی اور برلن جرمنی میں بھی بیک وقت چلائی جائے گی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ کے بارے میں ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ استہزاء کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ان لوگوں کی دنیا بھی برباد ہونے والی ہے اور عاقبت بھی۔ ان کو اپنے انجام نظر نہیں آ رہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اپنے بد انجام کو پہنچیں گے۔

دنیاوی طور پر قانون کے دائرے میں رہ کر جو احتجاج کرنا ہے یا جو کوشش کرنی ہے اس کے بارے میں جرمنی کی جماعت کو تو میں نے کہہ دیا تھا کل ہی مجھے پتا لگا امریکہ والے بھی اس کے لئے بھرپور کوشش کریں لیکن آج ایک احمدی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق اور آپ کی شان اور عظمت کی بلندی کا اظہار یہ ہے کہ بے انتہا درود پڑھیں۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
اللھم صل علی محمد و اٰل محمد

دنیا کا ہر احمدی آج کی فضا اور اس رمضان کو درود سے بھر دے کہ جہاں دشمنوں کے آپ کی شان پر حملے کا جواب یہی ہے اس سے بہتر اور کوئی جواب نہیں وہاں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنے والی بھی چیز ہے یہ اور یہی تقویٰ اس خوش کن انجام کی ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دے رہا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عاقبت متقیوں کے لئے ہے انجام آخر کار بہتر انجام متقیوں کا ہے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال دے گا اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اس کو خیال بھی نہیں ہوگا اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا: **وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ**۔

جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دکان دار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا اس لئے دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ اللہ تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا ہے اور اسے ایسے موقع سے بچا لیتا ہے جو خلاف حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان